بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لیس لہ ولد ولم یکن لہ کفوا احد فتبارک اللہ انزل القرآن وھو بین الحق والباطل فرقان۔ والصلوۃ والسلام علی من ارسلہ بالبینات واکرمہ علی سائر الانبیاء والمرسلین بالآیات الواضحات وعلی آلہ الذین بذلوا جہدھم لاعلاء کلمۃ الدین وعلی اصحابہ الذین غلبوا علی فرق المخالفین بالدلیل المتین۔ اما بعد راجی الی رحمۃ اللہ **حافظ ولی اللہ** ممدی غفر اللہ لہ ولوالدیہ خدمت مین اہل بصیرت کی عرض کرتا ہے کہ احقر نے بعد فراغ تحصیل علوم ضروری کے فرق مخالفین سے سلسلہ گفتگو کا شروع رکھا باین لحاظ کہ رسانیدن امر حق طاعتست خصوصا عیسائیون سے کہ وے اندنون مین جس مسجد مین کسی عالم کا نام سن پاتے اوسکی دروازہ پر جا کی مدعی بحث ہوتی اور علماے اہل اسلام بباعث ناواقفی مزاج حکام وقت اور نہ موجود ہونے کتب مخالفین کے گفتگو کو غیر مناسب سمجھتی تھے الحمد للہ کہ اب وہ حالت ہے کہ کوئی فرقہ مذکور سے بحث کا نام زبان پر نہین لاتا۔ اس فدوی نے عرصہ پندرہ سال مین صدہا پادریون سے مختلف شہرون مین مناظرہ کیا اور تصانیف بھی اونکی مطالعہ کین متنازع فیہ پانچ چھ مسئلہ ہین تفصیل سب کی اس مختصر مین نہین آسکتی بطور نمونہ لکھتا ہون اور یہہ رسالہ مرتب ہے ایک مقدمہ اور چھ فصل اور ایک خاتمہ پر **مقدمہ** اسمین چند امور ضروری کا بیان ہے کہ جنکا جاننا ضروریات سے ہے **امر اول** عیسائیون کی کئی ایک فرقہ ہین جنکا اعتقاد ایک دوسرے سے نہین ملتا چنانچہ بطور اختصار لکھا جاتا ہے اول فرقہ ابیونی جسکا عقیدہ یہہ تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام صرف آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف نجار سے مثل اور آدمیون کی تولد ہوئے اور جناب پولس کو مع نامجات اوسکی رد کرتے تھے بلکہ اوسکو توریت سے پھرا ہوا کہتے تھے حالانکہ اور عیسائی اوسکو جملہ حوارین پر ترجیح دیتے ہین اور اوسی کہنے سے احکام توریت سے آزادی حاصل کر بیٹھی ہین دوسرا فرقہ مارسیونی جسکا عقیدہ یہہ تہا کہ خدا دو ہین ایک خالق خیر دوسرا خالق شر اور توریت بہیجی ہوئی خالق دوم کی ہے اور انجیل پہلے کی اور کہتی تھے کہ مسیح بعد مرنے کے جہنم مین گیا اور وہان سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی حالانکہ وہی زندگی مین کافر ہی ہے اور ابراہیم اور نوح وغیرہ کو دوزخ مین رہنے دیا اور کتب متعلقہ توراتیت کو الہامی نہ مانتا تہا اور اناجیل مین سے صرف لوقا کو سمجھتا تہا سواد دو باب اول کے تیسرا فرقہ مانی کنیز یہہ یقین کہتا تہا کہ

[illegible] ہین اور انا جیل
بعد زمانہ مسیح کے کسی شخص مجہول الاسم نے لکھکر واسطے اعتبار کے حوارین کا نام لگا دیا۔

امر دوم پولوسی کا فرقہ یقین کہتی ہین کہ زمانہ حضرت عیسیٰ ع مین انجیل نہ تھی بلکہ بعد ساٹھہ ستر برس کے کئی انجیلین لوگون نے لکھین۔ زمانہ تصنیف مین اگرچہ اختلاف ہے مگر اسمین شک نہین کہ ضرور عرصہ دراز کے بعد لکھی گئی ہین قدماسی ہارن صاحب نے اپنی تفسیر مین اختلاف زمانہ کی تفسیر کی ہے اندنون مین ہاپی تیی کر اپنی ہت کو فنڈر صاحب سے زیادہ سمجھتا ہے مباحثہ اتفاقی مین ساٹھہ برس پر اتفاق کرتا ہے اور حقیقی عرفان ماہ ستمبر ۱۸۶۲ء کے صفحہ ۵ مین لکھتا ہی کہ مسلمان ناواقفی سے کہتے ہین کہ زمانہ حضرت عیسیٰ ع مین انجیل کوئی کتاب نہی حالانکہ ایسا نہ تھا

امر سوم کتب عہد جدید دو قسم ہین اول وہ کہ بالفعل موجود اور مانی بہی جاتی ہین دوم وہ کہ ابتدا مین تو مانی جاتی تھین مگر رفتہ رفتہ پادری صاحبان نے بعد مختلف کمیٹیون کے انہین جعلی ٹھیرا کر مرتبہ الہام سے ساقط کر دیا تفصیل کتب قسم اول انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا اعمال حوارین پولوس کے نامے ۱۴ دوسرا نامہ پطرس کا یعقوب کا نامہ تین نامے یوحنا کے نامہ یہودا حواری مکاشفات یوحنا۔ تفصیل کتب قسم دوم اسامی کتب منسوبہ بعیسیٰ ع۔ نامہ بنام اگبریس بادشاہ اڈیسہ کے۔ نامہ بنام پطرس و پولوس کے کتاب تمثیلون اور وعظ کی۔ دہرم گیت جو حواریون اور مریدونکو سکہلائی جاتی تہی کتاب جنم بہوم مسیح اور مریم اور دایہ مریم کی نامہ جو چھٹی صدی مین آسمان سے گرا۔ اسامی کتب منسوبہ بمریم۔ نامہ بنام اگناشیس نامہ بنام سی سیلیان۔ کتاب جنم بہوم مریم۔ کتاب مریم اور دایہ مریم کی تاریخ اور حدیث مریم کی۔ کتاب معجزات مسیح۔ کتاب چھوٹی بڑی سوالون مریم کی کتاب نسل مریم و انگشتری سلیمانی۔ اسامی کتب منسوبہ بپطرس۔ انجیل پطرس۔ اعمال پطرس مشاہدات پطرس۔ ایضاً مشاہدات پطرس۔ نامہ بنام کلیمنس۔ مباحثہ پطرس و ابی این تعلیم پطرس۔ وعظ پطرس۔ آداب نماز پطرس۔ کتاب خانہ بدوشی پطرس۔ کتاب قیاس پطرس اسامی کتب منسوبہ بیوحنا۔ اعمال یوحنا۔ انجیل دوم یوحنا۔ کتاب خانہ بدوشی یوحنا۔ حدیث یوحنا نامہ بنام ہیڈرو بک۔ وفات نامہ مریم۔ تذکرہ مسیح اور اونکی نزول کا صلیب سے۔ مشاہدات دوم یوحنا۔ آداب نماز یوحنا۔ اسامی کتب منسوبہ باندریا حواری۔ انجیل اندریاہ۔ اعمال اندریاہ اسامی کتب منسوبہ بمتی حواری۔ انجیل طفولیت۔ آداب نماز متی۔ اسامی کتب منسوبہ بفلپس

یوحنا - انجیل طفولیت مسیح - مشاہدات یوحنا - کتاب خلاصہ بد و کی یوحنا - اسامی کتب منسوبہ بہ یعقوب

حواری - انجیل یعقوب - آداب نماز یعقوب - وفات نامہ مریم - اسامی کتب منسوبہ بہ میتاہ جو بعد

عروج مسیح کے حواریین مین داخل ہوا تھا - انجیل میتاہ - حدیث میتاہ - اعمال میتاہ - اسامی کتب

منسوبہ بہ مرقس - انجیل مصریونکی - آداب نماز مرقس - کتاب پی ٹشن برنبار - اسامی کتب منسوبہ بہ

برنباہ - انجیل برنباہ - نامہ برنباہ - اسامی کتب منسوبہ بہ تھی ڈیوس - انجیل تھی ڈیوس -

اسامی کتب منسوبہ بہ پولس - اعمال ہتکلہ - نامہ بنام لادوکیان - نامہ سم ہوسوم بہ تھلنکیہ لکا - نامہ

بنام گرنتھیونکے - نامہ گرنتھیونکی طرف سے اور اوسکا جواب پولوس کی طرف سے - نامہ بنام سیکلا

کے اور ایک نامہ سیکا کی طرف سے - مشاہدت پولوس - ایضاً مشاہدات پولوس - ڈرین پولوس

آناباگی گشن پولوس - انجیل پولوس - وعظ پولوس - کتاب منتر سانپ کی - پری شیپ پطرس و

پولوس ہے - احقر نے طوالت کے خوف سے صرف تفصیل عہد جدید کی کتابونکی لکھی ہے - اگر کوئی عیسائی

اس تحریر کا منکر ہو تو اکسہومو کی تصنیفات کو دیکھ لے - اب مین متمسکا باللہ اصل مطلب کو بیان

کرتا ہون اور مخالفونپر سیدھی راہ ظاہر کرتا ہون آگے انکا اختیار ہے - اور ناظرین رسالہ ہذا کی خدمت مین

بنظر خیر خواہی التماس ہے اگر مطالعہ کرینگے اس رسالہ سے حقیت اس جانب کی ثابت اور واضح ہو جائے

تو عادت قدیمی کو ملحوظ رکھکے نجات ابدی مین داخل ہون اور اس احقر کے حق مین دعا خاتمہ بالخیر

یاد فرما دین - باللہ التوفیق وبہ نستعین +

فصل اول اعمال حسنہ کی تاکید کے بیان مین

مسیحی لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ نجات موقوف اعمال حسنہ پر نہین بلکہ یقین کفارہ ہونے مسیح دے کہ ہو سیلے

پہلے چند مقام توریت و انجیل کے نقل کیے جاتے ہین جنسے تاکید اعمال کی ثابت ہے - باب ۲۶ ورس ۲۶ کتاب خروج مین بہ

بنی اسرائیل یون لکھا ہے - اور کہا ہے کہ اگر تو دل لگاکے خداوند اپنے خدا کی آواز سنے اور جو کچھ اوسکی نظر مین اچھا ہو

اوسپر عمل کرے اور اوسکی حکمونکو سنے اور سب آئینونکو یاد رکھے تو مین اون بیماریونکو جو مینے مصریونکو دین تجھے

کوئی نہ دونگا کہ مین خداوند ہون جو تجھے شفا بخشتا ہے باب ۲۶ ورس ۳ کتاب قوانین - تم میرے حکمونپر چلو

اور میری رسمونکو حفظ کرو اور اونپر عمل کرو کہ مین خداوند تمہارا خدا ہون - ورس ۵ - سو تم میری رسمونکو

اور میری حکمونپر عمل کرو جو کوئی اونپر عمل کرے تو وہ اونسے حیات پاویگا مین خداوند ہون باب ۲۶ ورس ۳

اگر تم میری شریعتون پر چلوگے اور میرے حکمونکو حفظ کروگے اور اونپر عمل کروگے ہم تو مین تمہارے لیے

اور زمین اپنی برکت تمکو دیگی اور میدانکی درخت اپنی پہل دینگی ۔ ۵ ۔ یہانتک کہ
دائین کی وقت کو انگور توڑنی کا وقت اور انگور توڑنی کی وقت کو بونیکا وقت پہونچیگا اور تم پیٹ بہر کی
کہانا کہاؤگی اور تم آرام سی اپنی شہر مین بیٹہوگی ۔ ۶ ۔ اور مین زمین کو امان بخشونگا اور تم سوؤگی اور
تمکو کسیکا ڈر نہوگا اور مین سب درندونکو اس زمین پر سی دفع کرونگا اور تمہاری ملک پر سی تلوار
نہ چلیگی ۔ ۷ ۔ اور تم دشمنونکو پیچھا کروگی اور وی تمہاری آگی تلوار سی گر جائینگی ۔ ۸ ۔ اور تمہاری پانچ سوکا
پیچھا کرینگی اور تمہاری سو دس ہزار کا پیچھا کرینگی اور تمہاری اعداء تلوار آگی گر جائینگی ۔ ۹ ۔ مین تمہاری
طرف سی التفات کرونگا اور تمہین برومند کرونگا اور مین تمہین کثرت بخشونگا اور اپنی عہد کو تم سی پورا کرونگا
۱۰ ۔ اور پرانا ذخیرہ کہاؤگی اور اگلا ذخیرہ خرچ ہونا نہ پائیگا کہ نیا موجود ہوگا ۔ ۱۱ ۔ اور مین اپنا مسکن
تم مین قائم رکہونگا اور میری جان تم سی نفرت نکریگی ۔ ۱۲ ۔ اور مین تمہاری درمیان سیر کرونگا اور تمہارا خدا ہونگا
اور تم میری قوم ہوگی ۔ ۱۳ ۔ مین خداوند تمہارا خدا ہون جو تمکو زمین مصر سی نکال لایا کہ تم اونکی غلام نہو
اور مینی تمہاری گردنونکی جوؤنکو توڑا اور تمہین سیدہا چلایا انتہی ۔ کتاب استثناء باب ۷ ورس ۱۱ تو اون حکمونکو
اور حقوق اور شریعتونکو جو مین آجکی دن تجہی بتاتا ہون محافظت کر تاکہ اونپر عمل کری ۔ ۱۲ ۔ سو اگر تم اون
حکمونکو سنوگی اور یاد رکہوگی اور اونپر عمل کروگی تو خداوند تیرا خدا اوس عہد اور رحمت کو جسکی بابت اوسنی
تیری باپ دادونسی قسم لی ہی یاد رکہیگا ۔ ۱۳ ۔ اور تجہی پیار کریگا اور برکت بخشیگا اور زیادہ کریگا وہ
تیری رحم کی پہل اور تیری زمین کی پہل یعنی تیری غلی اور تیری مَی اور تیل اور تیری گایون اور بہیڑونکی
گلونمین اوس زمین پر جسکی بابت اوسنی تیری باپ دادونسی قسم کہائی کہ تمکو دونگا برکت بخشیگا ۔ ۱۴ ۔ تجہی
ساری قومونسی زیادہ برکت دیجائیگی اور تم مین اور تمہاری مواشی مین کسی نر یا مادہ مین بانجہ
پن نہوگا ۔ ۱۵ ۔ خداوند ہر ایک قسم کی بیماری تجہسی دور رکہیگا اور مصر کی سب بری روگون مین سی جنہین تو
جانتا ہی تجہپر کوئی روگ نہ لاویگا بلکہ اونہیں اونپر ڈالیگا جو تیرا کینہ رکہتی ہین انتہی ۔ ایسا ہی اوسی کتاب کی
باب ۱۰ ورس ۱۳ و باب ۱۲ ورس ۸ و باب ۱۱ ورس ۴ و باب ۲۶ ورس ۱۶ مین مذکور ہی اور ایسا ہی
مضمون ہی کتاب یوشع باب اول ورس ۸ مین ۔ اوس شریعت کی کتاب کا ذکر تیری منہہ سی
چہوٹ نہ جاوی بلکہ تو رات دن اوسکی تلاوت کیا کر تاکہ تو اوس سب پر جو اوسمین لکہا ہی دہیان
رکہکر عمل کری تب تو اپنی راہ مین کامیاب اور بہرہ ور ہوگا ۔ ۹ ۔ کیا مینی تجکو حکم نہین کیا کہ مضبوط
اور دلاور ہوکر خوف اور دہشت نہ کہا کیونکہ خداوند تیرا خدا جہان جہان تو جاتا ہی تیری ساتہہ ہی
کتاب اول تواریخ باب ۲۹ ورس ۱۹ ۔ اور میری بیٹی سلیمان کو سچا دل بخش کہ تیری حکمون اور فرمانون

اور شر یعتون کو حفظ کرے اور اونپر عمل کرے اور اوس مسکن کو بنادے جسکی لئے مینی تیاری کی ہے

۲۰ اور داود نے ساری جماعت سے کہا کہ خداوند اپنی خدا کی حمد کرو تب ساری جماعت نے خداوند اپنی باپ دادون کے خدا کی حمد کی اور اپنا اپنا سر جھکا کے خداوند کے آگے اور بادشاہ کے آگے سجدہ کیا۔ انتہے

کتاب اشعیا باب ۲۴ ورس ۵۔ زمین اپنے بسنیوالون کے نیچے نجس ہوئی کہ اونہون نے شریعتون سے تجاوز کیا قانون کو بدلا عہد ابدی کو توڑا۔ ۶۔ اس سبب سے لعنت نے زمین کو نگل لیا اور اوسکی باشندے خطا کار گنے گئے اہلئی زمین کے لوگ بھسم ہوگئے اور بنی آدم تھوڑے ہی بچ گئے۔ کتاب حزقیل باب ۱۱ ورس ۱۲ اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون جسکے حکمون پر تم نہین چلے اور جسکے دستورون پر تمنے عمل نہین کیا بلکہ اون غیر قومونکے دستورونپر جو تمہارے آس پاس ہین تمنے عمل کیا انتہے ثبوت تاکید اعمال حسنہ کتب عہد عتیق سے توبخوبی ثابت کر دیا۔ اب حوالجات اناجیل مروجہ کو کان دھر کے سنئیے خدا کے لئی صاحبو صرف سننی پرہی اکتفا نہ کیجئی بلکہ عمل بھی فرمائیے ہٹ دھرمی اور تعصب کو کام نفرمائیے اگر عمل نہ کروگے تو انجیل کے مخالف تمہین کہلاؤگے۔ انجیل متی باب ۴ ورس ۲۔ اور جب وہ چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھہ چکا آخر کو بھوکا ہوا انتہی۔ انجیل لوکا باب ۵ ورس ۱۶ پر وہ جنگلونمین الگ جا کی دعا مانگتا تھا۔ یعقوب کا خط باب ۲ ورس ۱۴۔ اے میرے بھائیو گر کوئی کہے کہ مین ایماندار ہون اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فایدہ کیا ایسا ایمان اوسے بچا سکتا ہے؟ ورس ۲۴۔ تم دیکھتے ہو کہ آدمی اعمال سے راستباز ٹھیرایا جاتا ہے اور فقط ایمان سے نہین ۲۶ ورس جیسے بدن بے روح مردہ ہے ویساہی ایمان بے اعمال مردہ ہے۔ خط پہلا یوحنا کا باب ۵ ورس ۳ کیونکہ خدا کی محبت یہہ ہے کہ ہم اوسکی حکمونپر عمل کرین اور اوسکی حکم بھاری نہین ۴۔ جو کہ خدا سے پیدا ہوا ہے دنیا پر غالب ہوتا ہے اور وہ غلبہ جسسے ہم دنیا پر غالب ہین ہمارا ایمان ہے انتہے۔ اب معتقد مذکور کو چاہیے کہ ایسے اعتقاد جعلی سے دست بردار ہو کر سیدہی راہ کی تلاش کرے ایسے فریب سے بچے اور اپنے خداوند خدا کو واحد جانے اور یہہ بھی سمجھے کہ خداوند تعالے برے کام کو پسند نہین کرتا نیک کام سے راضی ہوتا ہے اپنے احکام پر عمل کرنیوالون کو نجات ابدی کی خوشخبری دیتا ہے

فصل دوم اس بیان مین کہ مسئلہ فدیہ اور کفارہ کا حق ہے یا باطل

اہل اسلام یہہ اعتقاد رکھتی ہین کہ اللہ تعالی رحیم ہے اپنی رحمت سے جس گنہگار مومن کو چاہے گناہ بخشدے پس اگر گناہ پر عذاب دے تو عین عدل ہے اور جو موحدین اور مصدقین اور رسولون کے گناہ بخشے تو عین رحمت ہے لیکن مشرک اور مکذب نبی صادق کو نہین بخشیگا یہہ دونون گناہ موجب عذاب

کہ یہ آیات صریحہ اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ ہر ایک کو موجب اسکی اعمال کے بدلہ دیا جاویگا اور جناب مسیح بھی یہی کہتی ہین جو خدا

ابدی ہین علماء مسیحی یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ کوئی بشر کیا نبی کیا غیر نبی گناہ سے خالی نہین اور اللہ تعالی
عادل ہے بدون سزا دیے نچہوڑیگا اور چونکہ گناہ موجب غضب الہی کا ہے اگر کوئی نجات دہندہ نہو تو آدمی
پر ہمیشہ غضب الہی رہے اور ہر انسان ہلاکت مین ہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان گناہون کا کفارہ
ہو تا کہ انسان ہلاکت ابدی سے نجات پاوے اور ضرور ہے کہ وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدا عادل قبول
کرے اور سب عاصیون کی نجات کو کافی ہو اور ایسا کفارہ واجب ہے کہ قسم آدمی زاد سے نہو اسلئے کہ سب آدمی
گنہگار ہین اور گناہگار گناہگار کو نہین بچا سکتا بلکہ ضرور ہے کہ وہ منجی مقدس ہو پس اللہ نے اپنے بیٹے
کو جو اوصاف مذکورہ سے موصوف اور عیوب مانع کفارہ سے مبرا تہا گناہگارون کی رہائی کے
واسطے ظاہر کیا اور وہ مجسم ہو کر مخلوق کے پاس آیا اور سب کے گناہ اپنے اوپر اوٹہائے اور عاصیون مین
شمار ہو کر سب کے گناہون کی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہایا گیا اور مدفون ہوا اور تمام مخلوق کو
گناہون سے پاک کیا اب تشخیص اس امر کی ضرور ہے کہ یہہ کفارہ ممکن ہے یا محال عقلی ہے ہمارے نزدیک
بحسب دلائل مفصلہ ذیل یہہ کفارہ محال ہے اور سراسر غلطی علماء مسیحی کی ہے مسئلہ شفاعت کو کہ ہمارے
نزدیک بہی مسلم ہے اپنی نافہمی سے کفارہ پر محمول کرتے ہین اور جمیع انبیا کو گناہگار ٹہیراتے ہین
دلیلین ابطال کفارہ کی ذکر کیجاتی ہین **اول** اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ یہودا کو جزاء خیر ملے اور
نجات ابدی کو پہنچے کیونکہ اوسنے چند روپیہ لیکر مسیح کو پکڑوایا اگر وہ نہ پکڑواتا تو مسیح چہپا ہی رہتا حالانکہ
حلفاء مسیح نے یہودا کو حوارئین مین سے نکال دیا اور مسیح نے بہی اوسکو بہت ملامت کی جیسا کہ
انجیل متی باب ۲۶ ورس ۲۴ - اور کتاب اعمال مین مصرح ہے اور جسنے آپکو صلیب پر کہینچا تہا وہ
خاص جنتی ہو **دوم** یہہ عدل نہین کہ گنہگار دنیا مین اچہی طرح گناہ کرین اور عاقبت کو بہی جنت
مین داخل ہون اور عوض اونکے حضرت مسیح بے گناہ صلیب پر چڑہائے جائین اور دوزخ مین بہی
رہین پس اگر یہہ عدل ہے تو صاحبو ظلم کسکا نام ہے اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے مثل مشہور ہے
سوم اگر حضرت عیسی اپنی خوشی سے کفارہ قبول کرتے تو صلیب پر کیون پکار کر کہتے کہ
ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا کیون چہوڑا تو نے مجہے جیسا کہ باب ۲۷ ورس ۴۶ کتاب
متی مین ہے یہہ بیقراری دلالت کرتی ہے اسپر کہ اپنی خوشی سے صلیب پر نہ چڑہتے تہے اور جو کام
ناخوشی سے ہو اوسمین رضامندی نہین ہوتی جب رضامندی نہوئی تو کفارہ باطل ہوا **چہارم**
جب مسیح نے سب کے گناہ اوٹہا لئے تو گویا وہ مجموعہ گناہون کے ہوئے پس جب گناہگار آدمی اپنے
گناہ سے عذاب ابدی مین رہیگا تو کیا حال ہے اوسکا جسنے سب کے گناہ اوٹہا لئے

سبحان اللہ ایک گناہگار ہمیشہ عذاب مین رہے اور مجموعہ تین دونون خلاصی پاوے یہ خوش فہمی اسی کا نام
ہے — **پنجم** — بتقدیر تسلیم کفارہ انبیاء جو پہلے مسیح کے گذرے ہین لازم آتا ہے کہ کفار کے ساتھ دوزخ
مین رہے ہون (ایسے اعتقاد سے خدا بچاوے) کیونکہ تب تک کفارہ نہوا تھا اور موجب کفارہ کا فدیہ مسیح
کا ہے — پس عذاب مین دونون برابر ہوئے — **ششم** — ہم پوچھتے ہین کہ کفارہ سب کا ہوا
یا کہ موجودین کا برتقدیر ثانی آیندہ اور گذشتہ کے واسطے اور کفارہ چاہئے — برتقدیر اول جب لوگ پیدا نہوئے تھے
تو اونکے گناہ کیونکر ایک شخص نے اوٹھائے حالانکہ گناہ ایک صفت ہے اور پایا جانا صفت کا بدون موصوف
کے محال ہے — پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کے نا واقف عیسائی ہین لکھتے ہین کہ گناہ علم
خدا مین موجود تھے — جواب دندان شکن دیا گیا — کہ ایسا ہی کفارہ بھی علم خدا مین موجود تھا ظاہر کرنے
کی کیا حاجت تھی — **ہفتم** — جب مسیح نے سب کے گناہ اٹھائے تو وہ گویا اول نمبر گناہگار ہوئے پس محتاج ہوئے طرف
کسی منجی کی کیونکہ بجز منجی کے نجات گناہگار کی ممکن نہین پس وہ منجی بھی محتاج کفارہ کا ہوگا پھر
یہی حال ہے منجی تیسرے کا پس لازم آویگا تسلسل حالانکہ قاعدہ عقلی ہے کہ جسے تسلسل لازم آوے
محالات سے ہوتا ہے — **ہشتم** — صحت کفارہ سے لازم آتا ہے کہ قاتل اور چور وغیرہ مجرم کو پھانسی کی سزا نہ دیجائے
حالانکہ مسیحی لیتے اور دیتے بھی ہین اور تخصیص نجات اخروی کی بے معنی ہے کیونکہ اگر خدا نے جرم
معاف کر دیا تو اسجگہ کاہیکو قصاص و عوض دیتا — دیکھو کتاب استثنا کہ جا بجا حکم قتل اور
زنا کی ملتی تھی — **نہم** — جب کفارہ ہو گیا تو کیا حاجت رہی نیکی کرنیکی باوجودیکہ مسیح نے چالیس روز روزہ
رکھا اور حواری بھی ہمیشہ پابند نیکی کی رہتے تھے سب طاعت اونکی بیفائدہ ٹھہری — **دہم** — اگر مسیح نے
کل گناہ اوٹھائے بھی ہون تو لازم آتا ہے کہ امور غیر متناہی کا واقعہ ہونا محال ہے پس کفارہ بھی باطل
ہے اور بعض گناہ کا اوٹھانا تسلسل کو لازم پکڑتا ہے — **یازدہم** — مسیح اگر کفارہ ہونیکو آئے تھے تو اونسے
ہی کفارہ کیون نہوئی بلکہ انجیل سے ثابت ہے کہ خلقت کو نصیحت کرنے آئے تھے جسے سمجھا جاتا ہے کہ وہ کفارہ
ہونیکو نہین آئے تھے — اتمام حجت تو سب انبیاء کا کام ہے وہ پہلے ہی ہو چکا تھا — **دوازدہم** — اس کفارہ
ہونے سے معافی گناہ کی تو نہین ہوئی بلکہ زیادتی وقوع مین آئی ہے کیونکہ یہودی
مسیح کی حقارت کرنے کے باعث عذاب کے مستحق ہوئے کہا خوب آئے تو تھے معافی کو
مگر کیسی بلا مین پھنس گئے — **سیزدہم** — اگر کفارہ موافق مرضی خدا کے ہوتا تو
علامات رحمت ظاہر ہوتین حالانکہ چارون اناجیل سے ثابت ہے کہ بعد سولی چڑہنے کے
اسطرح کی علامات قہر خدا ظاہر ہوئیں کہ کبھی نہوئی ہونگی مثلاً جہان مین اندہیرا ہو جانا اور

اور مردون کا قبرون سے نکلکر شہر مین چلے آنا۔ اور زمین کا کانپنا۔ اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پہٹ جانا

۔ وے لوگ جو مسیح کے گوشت اور لہو کے کہانے پینے کو عین عبادت سمجھتے ہین اگر ایسی علامات کو بھی

رحمت سمجھین تو کیا تعجب ہے۔ چہاردہم۔ جب کہ باقرار مسیحیان حضرت عیسیٰ جزو خدا کہے ہین اور یہہ ظاہر

ہے کہ صلیب پر کہنچے والا انسان تہا پس اسے غلبہ مخلوق کا خالق پر پایا جاتا ہے بہلا صاحب اس سے زیادہ سخت

قباحت اور کیا ہوگی ہان البتہ وہ لوگ جو خدا کے مغلوب ہونیکی یعقوب سے کشتی مین قائل ہین ایسی باتونکو اچہا سمجہین

تو عجیب نہین ہے۔ پانزدہم۔ اگر کفارہ کو مان لین تو لازم آتا ہے کہ کسی بخشش کرانیوالے کی حاجت نہ ہے

حالانکہ کتاب اعمال مین موجود ہے کہ حواریین بخشدیتے اور مسیح حواریین کو فرماتی تہی کہ جسکو تم بخشو گے وہ بخشا جائیگا

پس اگر یہہ اقوال درست ہین تو پہلا کفارہ درست نہین ایسا ہی حال ہے اس بخشش کا۔ شانزدہم۔ اناجیل سے

ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ قیامت کو عدالت کرینگے۔ اگر یہہ سچ ہو تو بطلان کفارہ مین کیا شک ہے کیونکہ جب گناہ کل بخشے

گئے تو عدالت کس کی کرینگے۔ دوسرا یہہ کہ جب وہ خود کل گناہ اوٹہا چکے ہین تو اول نبر گناہگارونکی ہونی چاہئین اب

وہ کس سے عدالت کرینگے رہا یہہ کہ مخالفین کو عدالت سے حکم عذاب فرمادینا ہے کیا فائدہ کفارہ ہوئی بلکہ بلا مار ان اچہے

اسے تو بہتر تہا کہ نا ہوتے اگر آپ تخصیص کرین کہ کفارہ مسیحونکے لیے ہے تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ ابہی تک عیسائی ایک

دوسرے کے حق مین جہنم مین داخل ہونیکا اعتقاد رکہتے ہین دیکہہ لین مباحثہ مطبوعہ اگرہ در بارہ فرقہ پروٹسٹنٹ

و رومن کیتہلک کہ ایکدوسرے فرقہ کی تکفیر کرتے ہین۔ ہفتدہم۔ ہر ایک فرقہ پر اطاعت پیشوا انبیاء کی لازم ہے پس اگر مسیح

مصلوب ہوئے تو عیسائی کیون صلیب پر نہین چڑہتے اور جہنم مین نہین جاتے اور جہنمی کہلانی سے راضی نہین

ہوتے سچ ہے کہ اگر یہہ کفارہ صحیح ہوتا تو ضرور متبع اناجیل پیروی اپنے پیغمبر کی کرتے کیونکہ جب وے بازارون مین مسجدون

اور مندرون کو گالیان دیتے ہین اور بعضے لوگ اونکو ٹہٹہا کرتے ہین اوسوقت وہ صاف بیان کرتے ہین کہ یہہ

ذلت ہم نے واسطے اطاعت اپنے پیغمبر کی اوٹہائی ہے۔ ہیجدہم۔ اعتقاد کفارہ سے تحقیر شان متصور ہے اور یہہ تحقیر وہی

اونکی پیرو جناب پولوس صاحب بہی کرتے ہین قطع نظر مخالف ہے چنانچہ گلاتیونکی خط کے باب ۳ ورس ۱۳ مین لکہا ہے

کہ جو سولی دیا گیا وہ لعنتی ہے انتہی۔ یہہ کیسی عجب بات ہے کہ ایک طرف تو اوسکو ابن اللہ بلکہ قادر مطلق کہا جاتا ہے

اور ایکطرف لعنتی شمار کیا جاتا ہے یہہ قباحات کفارہ سے لازم آتی ہین غرضکہ اگر ہم کفارہ کو تسلیم کرین فائدہ اہل

اسلام کا ہے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ کو نبی برحق سمجہتے ہین اور منکر شان مسیح کو کافر جانتے ظاہر ہے کہ فائدہ

معتقدین کو ہوگا نا منکرین کو۔ نوزدہم۔ اگر مسیح کفارہ ہوتے آپ نود عائے تردید بلائے ہذا نہ مانگتے حالانکہ باب

۱۴ مرقس مین موجود ہے کہ مسیح نے رات بہر بہت تضرع سے دعا مانگی کہ یہہ عذاب سولی مجہسے ٹلجائے بالتسلیم مسیح من

حیث الروح کفارہ ہوئے ہین یا من حیث الجسم بر تقدیر اول جسم اونکا بشریت کا تہا کل بشر گناہگار مین

برگشتہ بریانی روح کو آپ خدا سمجھتی ہین وہ سولی دی جانی سے مبرا ہی۔ دوسرا روح محسوس نہین جو صلیب پر
پہنچایا جاتا۔ خوف تطویل سی انہین دلائل پر کفایت کی گئی ہی آیندہ بشرط فرصت انشاء اللہ تعالی ایک رسالہ مستقل
اسی مسئلہ مین ناظرین کی لیے پیشکش کیا جاویگا ✣

فصل سوم در اثبات انسانیت حضرت مسیح

مسیحی لوگ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ سمجھتی ہین بنیاد تنازعہ اہل اسلام و عیسائیان کی اسی مسئلہ پر ہی۔ اعتقاد
مذکور مخالف ہی توریت او انجیل کے صرف محاورہ کے طور پر بیٹے کا ذکر انجیل مین تہا وی حقیقی سمجھنے لگی۔ استدلال
اونکا چند ورس اناجیل کی ہین حالانکہ اوسی انجیل مین ہے کہ مسیح انسان کا بیٹا تہا جسکے کہین خدا کا بیٹا اور کہین انسان کا بیٹا
طرف محاورات مبیل کے تو بعد کوشش کامل کے یہہ امر واضح ہوا کہ بیٹے کا لفظ خدا کی طرف سے پہلوانون اور عالمونکو
کہا جاتا تہا بلکہ کئی جگہہ بت پرستونکو بہی اس بخشش مین شامل کیا گیا ہی۔ اب سنئے ذکر اون مواضع کا جنمین مسیح
کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہی۔ کتاب متی باب ۳ ورس ۱۷۔ اور دیکہو آسمان سے ایک آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے مین
راضی ہون۔ کتاب متی باب ۱۷ ورس ۵۔ وہ ہنوز کہتا ہی تہا کہ ایک نورانی بدلی نے اونپر سایہ کیا اور دیکہو بدلی سی یہہ
آواز بولتی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے مین خوش ہون تم اوسکی سنو۔ کتاب متی باب ۱۶ ورس ۱۶۔ شمعون پطرس
نی جواب دیکی کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہی۔ کتاب یوحنا باب ۹ ورس ۳۵۔ یسوع نی سنا کہ انہون نی اوسی باہر نکالدیا اور
اوسنے اوسی پاکر اوسکو کہا کیا تو خدا کی بیٹے پر ایمان لاتا ہی۔ ۳۶۔ اوسنے جواب دیا اور کہا اے خداوند وہ کون ہی کہ مین اوسپر
ایمان لاؤن۔ ۳۷۔ اور یسوع نی کہا تو نی اوسکو دیکہا ہی اور جو تجہسے بولتا ہی وہی ہی۔ انتہی۔ الحاصل حوالہ جات
بالا سے ثابت ہوتا ہی کہ مسیح کو انجیل مین ابن اللہ کہا گیا ہی مگر اوسی انجیل مین لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ انسان کا بیٹا تہا
جیساکہ ہم اونکو بہی پیشکش احباب کرتی ہین کتاب متی باب ۹ ورس ۶۔ پر اسلئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو گناہ
معاف کرنیکا اختیار ہی سو اوسنی مفلوج کو کہا اوٹہ اور اپنی چارپائی اوٹہا اور اپنے گہر چلا جا انتہی۔ کتاب مذکور باب ۱۷ ورس ۱۲
پر مین تمہین کہتا ہون کہ ایلیا تو آچکا لیکن انہون نی اسکو نہین پہچانا بلکہ جو چاہا اوسکی ساتہہ کیا اسی طرح انسان
کا بیٹا بہی اونسی دکہہ اوٹہاویگا انتہی۔ پہر کتاب مذکور باب ۲۰ ورس ۲۷۔ اور جو تم مین سردار بنا چاہی تمہارا نوکر ہو
۲۸۔ چنانچہ انسان کا بیٹا اسلئے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے انتہی۔ پہر کتاب مذکور باب ۲۴ ورس ۴۴۔ تمہین
گمان نہین کہ انسان کا بیٹا آویگا پس کون ہی دیانت دار الخ۔ پہر کتاب مذکور باب ۲۶ ورس ۶۳۔ تب سردار کاہن نی
اوسکو کہا مین تجہے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ ہمین کہدے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہی۔ ۶۴۔ یسوع نی اوسی کہا تو نی
کہا ہی پر مین تمہین کہتا ہون کہ اسکی بعد تم انسان کی بیٹے کو قادر مطلق کی دہنی طرف اور آسمان کی بادلونپر آتے
دیکہوگی انتہی۔ قبل سے بعد از تلاش معلوم ہوا کہ اطلاق ابن اللہ کا توریت و انجیل مین مختلف موقعو نمین وارد

ہوا ہی جیسے کہین یہ تعمیر ور رسمباز پر بولا جاتا ہی اور کہین پہلوان عالم کو بھی کہا جاتا ہی - طرفہ یہہ ہی کہ خدا کے
بیٹی تو بجائی خود رہی بہت سی بیٹیان بھی پائی جاتی ہین - تفصیل اس اجمال کی اسطرح پر ہے - کتاب پیدایش
باب ۶ ورس ۴ - اون دنون مین زمین پر پہلوان تھی اور بعد اوسکے بھی کہ خدا کی بیٹی آدم کی بیٹیون کی پاس گئے
تو اونسی لڑکی ہوئی - کتاب خروج باب ۴ ورس ۲۲ حکم خدا کا موسیٰ کو - تب تو فرعون کو یون کہیو کہ خداوند نی یون
فرمایا ہی کہ اسرائیل میرا بیٹا ہی بلکہ میرا پہلوٹھا بیٹا ہی - کتاب استثنا باب ۳۲ ورس ۱۹ - در شکایت گناہگاران - اور جب
خداوند نی یہہ دیکھا تو اونسی نفرت کی کہ اوسکی بیٹی اور بیٹیان قہر اوسے دلایا - ۲۰ - کہ مین اونسی منہہ چہپاؤنگا تاکہ
مین دیکھو کہ اونکا انجام کیا ہوگا انتہی - کتاب سموئیل دوم باب ۷ ورس ۱۱ - خطاب خدا بسوی داود - اور
اوس دن کی طرح کہ جسدن سی مینے قاضیون کو مقرر کیا کہ میرے اسرائیلی گروہ پر حاکم ہون اور تجکو تیرے
دشمنون سی آرام دیا اوسکو پہر د کہہ دینگے سو خداوند فرماتا ہی کہ مین تیرے لیئے گہر بناؤنگا - ۱۲ - جبکہ تیرے
دن پورے ہونگے اور تو اپنے باپ دادون کی ساتہہ سو رہیگا تو مین تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صلب سے ہو برپا کرونگا
اور اوسکی سلطنت کا بندوبست کرونگا - ۱۳ - اور وہ تیرے نام کا ایک گہر بناویگا اور مین اوسکی سلطنت کا
تخت ابد تک قائم رکہونگا - ۱۴ - اور مین باپ ہونگا اور یہہ میرا بیٹا ہوگا انتہی - کتاب سلاطین اول باب ۱۱
ورس ۳ مین لکہا ہی کہ سلیمان کے طفیل خدا کی ہزار رہا ہوا وقوع مین آیا حالانکہ اسی کتاب کے باب ۹ ورس ۲ مین ہے
کہ سلیمان پر خداوند کا کلام اوترا باوجود اسکی کہ سلیمان نی ہزار جورو کی اور انہین کی لحاظ سے بت پرستی کی اور مکان
بنائے اور رسومی روبرو بخور جلایا چنانچہ آگے ذکر ہوگا - پس جای غور ہی کہ ایسے شخص کو بہی خدا اپنا بیٹا کہتا ہے کیا تخصیص
رہی مسیح کی - باب ۱۱ ورس ۳ کتاب مذکور - اسکی سات سو آزاد جوروان تہین اور تین سو حرمین اور اوسکی جورون نے
اوسکی دلکو پہیرا - ۴ - اور ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جوروون نے اوسکے دلکو اپنے معبودون کی طرف
مایل کیا اور اوسکی دل مین خداوند کا شوق کامل نرہا جیسا کہ اوسکی باپ داود کا تہا - ۵ - سو سلیمان نی صیدانیون کے معبود
عستارات اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی - ۶ - اور سلیمان نی جو خداوند کی نظر مین بدی تہی کی اوسنے
خداوند کی پوری فرمانبرداری اپنے باپ داود کی طرح نکی - ۷ - چنانچہ سلیمان نی موابیون کی کموس کے لئی پہاڑ پر
جو یروشلیم کے سامنے ہے اور بنی عمون کی نفرتی مالک کے لئے ایک بلند مکان بنایا - ۸ - اور یہہ سب اوسنے اپنی
ساری اجنبی جوروون کی خاطر کیا اور بتون کے حضور بخور جلایا کرتا تہا اور قربانیان گذرانتا تہا انتہی - زبور ۸۹
ورس ۲۷ - خطاب خدا داود کیطرف - مین بہی اوسے اپنا بڑا بیٹا کرونگا اور زمین کا شہنشاہ بناؤنگا - کتاب
یسعیاہ باب ۱ ورس ۲ - سنو ای آسمانو اور کان لگاؤ ای زمین کہ خداوند نی یون فرمایا ہی فرزندونکو مینے پالا اور بڑہایا
پر وی مجہسے پہر گئی مین - پہر اوسی کتاب کی باب ۳۰ ورس ۱ مین ہی - خداوند فرماتا ہی اون باغی فرزندون پر افسوس

کہ ایسی ہی مصلحت کرتی ہین اور عہد باندہتی ہین جو میری روح سے نہین تاکہ گناہ پر گناہ کرین انتہی - کتاب یرمیا
باب ۳۱ درس ۹ - وے ماتم کرتی چلینگی اور مین انہین دعا دین کی ساتہہ چلاونگا مین پانیون کی نہرون کے کنارے پر اونکی -
رہنمائی کرونگا سیدہی راہ سے جسمین وہ ٹہوکر نہ کہاینگی کیونکہ مین اسرائیل کا باپ ہون اور افرائیم میرا پہلوٹھا بیٹا ہی - درس
۲۰ - کیا افرائیم میرا پیارا بیٹا ہی کیا وہ پسندیدہ فرزند ہی - حوالہ جات انجیل - کتاب متی باب ۵ درس ۹ مبارک وے
جو صلح کار ہین کیونکہ خدا کی فرزند کہلاینگی درس ۴۴ - پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنی دشمنونکو پیار کرو جو تمپر لعنت کرین
اونکی لیئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکہین اونکا بہلا کرو جو تمہین دکہہ دیتین اونکی لیئے دعا مانگو - ۴۵ - تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان
پر ہی فرزند ہو - انتہی - کتاب لوقا باب ۳ درس ۳۸ انسب نامہ مسیح - کنعان انوش کا انوش شیث کا شیث آدم کا آدم
خدا کا - کتاب یوحنا باب ۱ درس ۱۲ جتنون نے اوسے قبول کیا اونہین اوسنے خدا کے فرزند ہونیکا اقتدار دیا یعنے انہین
جو اوسکے نام پر ایمان لاتے ہین ۱۳ وے نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہین
انتہی - اگرچہ اور حوالے مناسب مقام کی ابہی تک بہت سے ہین مگر صرف ایک بات پر طے کیا جاتا ہی کتاب داود
زبور ۸۲ درس ۶ خداتعالے کتاب والونکو خطاب کرکے کہتا ہی مینے تو کہا کہ تم سب خدا ہو اور ہر ایک تم مین سے
حق تعالی کا فرزند ہے - شرح اس کلام کی مسیح نے کتاب یوحنا باب ۱۰ درس ۳۳ مین بجواب یہودیان جبکہ وے اوسے خدا کا
بیٹا کہلانے سے کافر کہتے تہے کی ہی یہودیون نے اوسے جواب دیا اور کہا ہم تجہے اچہے کام کی بابت نہین بلکہ کفر کی بابت سنگسار
کرتے ہین اور اسلیے کہ تو انسان ہو کے اپنے تئین خدا بناتا ہی - ۳۴ - یسوع نے اونہین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین نہین
لکہا ہی کہ مینے کہا کہ تم خدا ہو - ۳۵ - جبکہ اوسنے اونہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور نوشتے کا باطل ہونا ممکن نہین -
۳۶ - پس جسکی باپ نے تقدیس کی اور دنیا مین بہیجا ہی کیا تم اوسے کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہی اسلیے کہ مینے کہا مین خدا کا
بیٹا ہون انتہی - پس زبور و انجیل یوحنا کی آیات ملانیسے صاف ثابت ہو چکا ہی کہ عالم لوگ باعتبار کامل تربیت کے
خدا کے بیٹے کہلاتے تہے پس باوجود محاورہ مذکور کے ایک کو ضرور ابن اللہ کہنا بخلاف دوسرونکے بیجا نہین ہے - پانچ چہہ
برس کا ذکر ہی کہ پادری ٹیلر صاحب چہاونی سیالکوٹ کی ساتہہ مذاکرہ مینے ہوا تہا جب یہہ حوالے دکہلائے گئے تو جواب
دیا گیا کہ ایسے موقع مین فرزند مجازی معنے رکہتا ہی بخلاف مسیح کے کہ وہ حقیقی ہے تب اوسے سوال کیا گیا کہ
فرزند حقیقی اصطلاح مین کسکو بولتے ہین ارشاد کیا کہ جو کسیکی نطفہ سے ہو اوسکا فرزند حقیقی کہلاتا ہی اگر کسی متبنی کو
کہا جائے تو وہ مجازی ہوتا ہی دوبارہ عرض کیا گیا کہ مسیح آپکے نزدیک نطفہ خدا سے پیدا ہوا ہی حالانکہ ایسا انجیل سے
تو ثابت نہین چونکہ منصف مزاج تہے فرمانے لگے کہ اسوقت مین حیران ہون کوئی جواب سمجہ مین نہین آتا
فرصت سے بیان کرونگا ٭

فصل چہارم در اثبات بشارت آنحضرت از انجیل

عیسائی لوگ دعوی کرتے ہین کہ پیغمبر کے لئے اوس کتاب مین جو بشیر کو خدا کی طرف سے آئی ہو ضرور خبر ہونی چاہئے
چنانچہ حضرت عیسی کی بشارت توریت و زبور مین جا بجا ہے جو ذہن کے خلاف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ بشارت تو
بجائے خود ذکر بھی کہین نہین - جب غور سے اس اعتراض کو دیکھا گیا تو سراسر خلاف معلوم ہوا اسلئے کہ محمد
صلعم کی بشارات تو کتب مروجہ عیسائیان مین حضرت عیسیٰ سے بھی زیادہ ہین اور یہہ حضرات نام سے بھی
منکر ہین چونکہ سب بشارات کا لکھنا اس رسالہ مین گنجایش نہین رکھتا صرف حوالہ انجیل یوحنا کا ذکر کیا جاتا ہے جاننا
چاہئے کہ اس فصل مین تین چیزونکا بیان ہے - اول نقل عبارت انجیل معہ استدلال - دوم جواب شبہات پادریصاحبان
خصوصا پادری فندر کے متعلق اس مسئلہ کے - سوم کج فہمی بعض عیسائیونکی جو بشارت کو ٹالنا چاہتے ہین - حضرت عیسیٰ نے
قریب جلد چلے جانے کے دنیا سے حواریین کو بطریق تسلی وعدہ فرمایا کہ مین جاتا ہون اور تمہارے لئے دوسرا فارقلیط آویگا جسکے معنے
وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دینے والا اور مددگار اور بزرگ کیا گیا کے ہین اور وہ عبارت یہہ ہے - انجیل یوحنا باب ۱۴
درس ۱۶ - اور مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا فارقلیط دیگا کہ تمہارے ساتھ ابد تک رہے یعنے
سچائی کی روح جسے دنیا نہین پا سکتی کیونکہ اوسے نہین دیکھتی اور نہ اوسے جانتی ہے لیکن تم اوسے جانتے ہو کیونکہ تمہارے
ساتھ رہتی ہے اور تم مین ہوویگی - درس ۲۶ - لیکن فارقلیط یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہین
سب کچھہ سکھلائیگی اور جو کچھہ مینے تمہین کہا ہے تمہین یاد دلاویگی باب ۱۶ درس ۷ - لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ میرا جانا
تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ جو مین نہ جاؤنگا تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر جاؤن تو اوسے تمہارے
پاس بھیجدونگا ۸ - اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے ملزم ٹھہراویگا - ۹ - گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھہ پر ایمان
نلائے - ۱۰ - راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ کے پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے - ۱۱ - عدالت سے اسلئے کہ اس دنیا کے سردار
پر حکم کیا گیا ہے - ۱۲ - میری اور بہت سی باتین ہین کہ تم سے کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے ہو - ۱۳ - لیکن
جب وہ یعنی سچائی کی روح آوے تو تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی کیونکہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھہ سنیگی سو کہیگی اور
تمہین آیندہ کی خبرین دیگی - ۱۴ - وہ میرا جلال ظاہر کریگی کیونکہ میری چیزون سے پاویگی اور تمہین بتاویگی انتہی معنی
اس عبارت کے محمد صلعم پر خوب طرح بلا تکلف صادق آتے ہین جب کہ رسول اللہ ہوئے تو ضرور وکیل ٹھہرے اور ہر
رسول ضرور شافع ہوگا اور اپنی امت کو دین سے مدد بھی کرتے تھے اور محمد کے معنی بزرگ کیا گیا کے ہین اور مسیح
کے جلال کو ظاہر کیا وہ تہمت کہ یہودی دیتے تھے اوس سے بری کیا ساری قرآن مین جا بجا تعریف حضرت
عیسیٰ کی لکھی ہے اور اخبار غیبت بھی کمال تفصیل سے ظاہر کردین یہانتک کہ کل واقعات جو قیامت تک واقع ہونگے
امت کو سنا دئے اور اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہتے تھے بلکہ جو خدا سے پیغام پاتے اور اونکو پہنچا دیتے تھے — اسجگہ بطور نمونہ
چند خبر غیب کی لکھی جاتی ہین - صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے انے

سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ نکلے گی کہ روشن کر دیگی اونٹون کی
گردنون کو شہر بصرہ مین یعنے ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے روشنی اوسکی شہر بصرہ تک
کہ ملک شام مین ہے پہونچیگی اونٹ اوس شہر کے اوسکی روشنی مین راہ چلینگے اونٹ کی چال مین گردن اوسکی
ہلتی ہے اور خوب نمود ہوتی ہے لہذا اس بات کو کہ اسکی روشنی مین اونٹ راہ چلینگے اسطرح تعبیر فرمایا کہ گردنین
اونٹون کی اوس سے روشن ہونگی۔ سو مطابق اسکی واقع ہوا۔ اخیر عہد خلفائے عباسیہ مین۔ تیسری تاریخ جمادی الآخرہ
سنہ ۶۵۴ ہجری روز جمعہ کے بعد عشاء وہ آگ ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے نکلی مانند بڑے شہر کی جسمین قلعہ اور برج
اور کنگرہ ہون طول اوسکا بقدر چار فرسنگ کے تہا یعنی بارہ میل اور عرض بقدر چار میل اور لنبائی ڈیڑہ قامت آدمی کے
اور مانند دریا کی موجین مارتی تہی اور مانند سیلاب کی چلتی تہی اور مانند رعد کی آواز کرتی تہی اور یہہ وصف عجیب تہا
کہ پتہرون کو جلا دیتی تہی اور پہاڑ کو مانند راکہہ کی طرح گلا دیتی تہی مگر درختون پر اوسکے کچہہ اثر نہین پہنچتا تہا اوسکی
روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تہا کہ مدینہ کے لوگ رات کو اوسکی روشنی مین دن کی مانند کام کرتی تہی اور نور اس
آگ کا مکہ مین اور شہر بصرہ اور تیما مین معاینہ کیا گیا قسطلانی نے کہ اوسی زمانہ مین تہے اس آگ کے بیان مین
ایک کتاب علیحدہ تصنیف کی ہے اور سب عجائب و غرائب اسکی لکہے ہین اور لکہا ہے کہ ۲۷ رجب سنہ ۶۵۴ ہجری مین
وہ آگ فرو ہوئی اور سید سمہودی کی کتاب خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی مین اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب اور ترجمہ مشکوۃ شریف مین تمام حالات اسکی بیان کئے ہین بالکلیہ یہہ پیشین گوئی
انحضرت صلعم کی ایسی طرح سے ظہور مین آئی کہ معاندین کو مجال انکار نہ رہی کیونکہ مندرج ہونا اس پیشین
گوئی کا صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کتابون مین کہ صدہا سال قبل وقوع اسکی تصنیف ہوئی ہین پہر بعینہ مطابق
وقوع مین آنا قوی دلیل صداقت کی ہے ؂

دوسری پیشگوئی۔ ابو داؤد نے ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ نہر دجلہ کے نزدیک
ایک بڑا شہر مسلمانونکا آباد ہوگا اور نہر دجلہ پر پل ہوگا اور وہ شہر بہت آباد ہوگا اور اخیر زمانہ مین ترک
جنکے چہرے چوڑے اور آنکہین چہوٹی ہین اس شہر پر چڑہائی کرینگے اور نہر کے کنارے آٹہرینگے سو شہر کے لوگ تین
فرقہ ہو جاوینگے ایک فرقہ تو اپنا اسباب بیلون پر لاد کے جنگل کی راہ لینگے یعنی شہر چہوڑ کر بہاگ جاوینگے (ہلاکت ہے ان
لوگون کے واسطے) اور ایک فرقہ ترکون کی پناہ مین آجاویگا (وہ بہی ہلاک ہونگے) اور ایک فرقہ اپنے لڑکون بالونکو پیچہے کرکے
لڑینگے اور کفار ترک سے مقابلہ کرینگے وہ لوگ شہید ہین انتہی۔

مطابق اس حدیث کے عہد معتصم باللہ خلیفہ عباسی مین واقع ہوا کہ ترکان تتار نے بغداد پر جو دار الخلافہ اور شہر
عظیم مسلمانونکا تہا (اور دجلہ اوسکے بیچ مین واقع ہے اور دجلہ پر پل بہی عہد عباسیہ مین تیار تہا) چڑہائی کی اور

اور شہر کو پہیر شہر کی باشندون مین سی بعضے معہ اپنی عیال و اطفال کے بہاگ گئی اور ان لوگونکو ترک کی ظلم سی نجات ملی
ماری بہی گئی اور لوٹی بہی گئی اور خود معتصم باللہ اور اکثر اشراف اور اعیان شہر نی پادشاہ اتراک سی امان چاہی
اور اونکی اطاعت مین داخل ہوئی وہ بہی بہیج اور ترکون کی تیغ بیدریغ سی مقتول ہوئی اور کچھ لوگون نی مردانگی
اور ہمت کرکی اون مردودونسی مقابلہ کیا خداتعالی نی اونہین شہادت نصیب کی پہلے دونون فرقونکو دنیامین بہی نجات
نملی اور آخرت کے درجہ سی بہی محروم رہی تیسرا فرقہ دنیامین بہی مردانگی وشجاعت سے نیکنام ہوا اور آخرت مین بہی بدرجہ
شہادت فائز ہوا۔ یہہ پیشین گوئی جس کتاب مین درج ہے (یعنی سنن ابوداود) چارسو برس وقوع اس خبر سے
پہلے کی تصنیف سے اتہے۔ اکثر عیسائی اسی خبر کو انجیل سے حضرت پر پوری سمجھ کر مشرف باسلام ہوئے چنانچہ
نجاشی بادشاہ ملک حبشہ کا تہا جسنے چالیس پادری پختہ تحقیق کرلئے مکہ شریف مین آپکے روبرو
بہیجدئی اونہون نی بعد تحقیقات کامل کی اوسکو لکہہ بہیجا کہ فی الحقیقت یہہ وہی نبی ہے جسکی انجیل مین
بشارت تہی تب بادشاہ مذکور نی معہ اون چالیس پادریون کی سچے دل سی اسلام قبول کیا اور نہایت
شوق دل سی حبش کو چہوڑکر بہ نیت ثواب زیارت مدینہ کو روانہ ہوا مگر قریب جاکر فوت ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ۔

جواب شبہات۔ شبہ اول ۔ یہہ خطاب حواریون کو تہا محمد صاحب ورود حواریونکی ظاہر نہین ہوئے
۔ جواب بیبل کے محاورہ سے یہہ سمجہنا کہ خطاب سی خاص وہی شخص مراد ہوتا ہے کمال نادانی ہے دیکہو باب ۲۶
درس ۶۴ کتاب متی مین۔ مسیح نی سردار کاہن کو فرمایا تہا کہ تم مجہی بادلون مین اوترتا دیکہوگی حالانکہ جسکے
سردار کاہن تو بجای خود اونا دادنکی سی بہی شاید کوئی باقی ہوگا کیونکہ اٹہارہ سو برس سے زیادہ اس کلام کو گذر
گیا ہی پس ثابت ہوا کہ خطاب سے مخاطب صاف مقصود نہین ہی بلکہ اوسکا فرقہ یا قبیلہ لحاظ ہے۔ پہر
کتاب پیدایش باب ۴۶ ورس ۴ مین ہے کہ خدا نی یعقوب سے وعدہ کرلیا تہا کہ مین تجہی مصر سی کنعان مین لے آؤنگا
حالانکہ باب ۴۹ ورس ۳۳ کتاب مذکورہ مین لکہا ہی کہ یعقوب نے مصر مین وفات پائی چونکہ وعدہ الہی
خلاف پایا گیا پانی پتی صاحب صفحہ ۱۳۲ ہدایت المسلمین مین وعن زبانی سے فرماتی ہین کہ اگرچہ خطاب
یعقوب کو تہا مگر مراد یہہ تہی کہ مین تیری اولاد کو مصر سے لاؤنگا الخ پس پادری تو اعتراض فنڈر صاحب کا مثل پادریون
کی ہے پانی پتی صاحب مثل نور عصار کی گرد کو ہو تعصب کے بہرتی ہین۔

شبہ دوم وسوم ۔ محمد صاحب سوائی احکام انجیل کے مخالفت اقوال مسیح فرماتی ہین اور مسیح نے
کہا تہا کہ مین بہیجونگا چاہئی کہ اوسکا رتبہ فرستندہ سے کم ہو حالانکہ مسلمان بزرگ جانتے ہین **جواب**
آیات مذکورہ مین موجود ہی کہ وہ موعود بہت احکام جنکو مینی نہین سنایا آکر سنائیگا اور بہیجنا بطریق الہام
مستلزم کمی فرستادہ کا نہین اگر یہہ قاعدہ تہارا درست ہو تو روح القدس کا معاذاللہ مسیح سی رتبہ کم

ہونا چاہیئے۔ شبہ چہارم۔ وصف فارقلیط مین ہی کہ اوسکو کوئی نہین پہچانتا ہی حالانکہ محمد صاحب کو لوگ
پہچانتے تھے۔ جواب پہچاننی سے مقدور رتبہ مطلب ہی جسکو ہر ایک نہین سمجھ سکتا ہی مگر جیسی فیضان حالی
سمجھا مگر دیکھئے قول مسیح باب یازدہم ورس ۲۷ متی۔ سب کچھ میرے باپ سے مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو
نہین پہچانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین پہچانتا مگر بیٹا فقط اگر اس ورس مین پہچاننے سے رتبہ کو سمجھنا مقصود نہو تو پہر
ہو تو اس فقرہ مین کیا شک ہی۔ شبہ پنجم۔ حضرت عیسیٰ نے فارقلیط کی وصف مین روح القدس
روح راستی فرمایا تھا یہ صفت محمد صاحب کی نہین ہو سکتی بلکہ روح القدس ایک اقنوم خدا کا ہی اس شبہ کو
پادری فنڈر صاحب نے حل الاشکال کے تیسرے باب مین بہت سمجھا ہے۔ جواب روح القدس و روح
راستی و روح اللہ اصل مین ایک معنی رکھتے ہین کبھی معنی الہام و فیض کے دیتے ہین کبھی پیغمبر پر بولے
جاتے ہین گاہی صفت معنی اقنوم کی بھی ہین کلیہ نہین جس صورت مین اوصاف پیغمبر کی موجود ہون تو اسکو قرینہ جدا
سمجھنا داناؤن کا کام نہین ہی الفاظ انجیل مین جب پیغمبرون کی وصف مین آئے ہین تو بیشک معنی الہام کے
ہو بیٹھے ہین دیکھو ورس ۱۵ باب اول لوکا۔ کیونکہ وہ خداوند کے حضور مین بزرگ ہوگا شراب اور کوئی نشہ نہ
پئیگا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا۔ ورس ۴۱۔ ایسا ہوا کہ جونہین الیسبات نے مریم کا سلام
سنا بچہ اوسکے پیٹ مین اچھل پڑا اور الیسبات روح القدس سے بھر گئی انتہی۔ خدا سے بھرنے کے کیا معنی ہین
کیونکہ اسی تقریر سے اوتار ثابت ہوتی ہین پھر کیون پادری لوگ ہنود پر طعن اوتار کا ناواقفی سے کرتے ہین الغرض
معنے الہام صحیح اور درستی کے روح کے معنی پیغمبر کے بھی ہین چنانچہ نامہ یوحنا باب ۴ ورس ۱ مین لکھا ہی کہ ای
پیارو تم ہر ایک روح پر یقین مت کرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ خدا سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جھوٹے پیغمبر نکل
کے دنیا مین آئے ہین انتہی۔ پس یوحنا آپ ہی روح کے معنے پیغمبر کے کرتے ہین۔ مصرعہ تصنیف را
مصنف نیکو کند بیان۔ پادری صاحب ناحق کلام یوحنا کو بگاڑنا چاہتے ہین شواہد اوسکے بہت ہین مگر خوف
تطویل سے نہین لکھے گئے۔ ہان پہلی ہمیشہ سے قرینہ کو روح القدس سے مراد خدا سمجھتا جونکہ وہ محاورات
انجیل سے ابھی تک ناواقف ہین معذور ہین۔ بھلا صاحب حواری کب دنیا مین ہمیشہ ظاہر اور باقی رہے کہ
فارقلیط بھی ویسا ہی رہتا آپ حواریین کو ہمارے پاس لے آوین پھر ہم بھی پوچھین کہ فارقلیط کہان ہے در بارے
صاحب بشارت مذکور ہی آندھی کی آگ جو حواریون پر آسمان سے اوتری تھی جسکو روح القدس سے بھر گئے
تھی مقصود کہتے ہین جسکو لوکا نے باب ۲ ورس ۱ کتاب اعمال مین لکھا ہی۔ اور یکایک آسمان سے آواز آئی جیسے
آندھی چلی اور اوسی سارے گھر جہان وہ بیٹھے تھے بھر گیا ۳۔ اور انہین آگ کی سی جدی جدی زبانین
دکھائی دین اور انمین سے ہر ایک پر ٹھہرین ۴۔ اور وے سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر

زبانین جیسی روح نے انہین بخشا بولنی لگے یہہ اونکا صرف وہم ہی ہے فہم نہین لیکن وہم مذکور مدفوع ہے
چند وجوہ سے - اول - یہہ واقعہ روبرو یوحنا کے وقوع مین آیا ہی اگر موافق فارقلیط کی ہوتا تو صاف کہدیتا
کہ یہہ فرمایا ہوا مسیح کا پورا ہوا کیونکہ عادت اسکی تھی جو بات وقوع مین آتی تھی صاف نشان ہو ہو کا دیا کرتا تھا
دیکھو باب ۲ ورس ۲۲ یوحنا سو جب مردون مین سے جی اوٹھا اوسکے شاگردون کو یاد آیا کہ اوسنے اونہین یہہ کہا
تھا - دوم - یہہ روح القدس بیشتر حوارین کے پاس تہا چنانچہ باب ۱۰ ورس ۱۹ متی مین ہے - لیکن جب
وہ تمہین حوالہ کرین اندیشہ مت کرو کہ ہم کسطرح یا کیا کہین کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا سو اسی گھڑی تمہین دیا
جائیگا ہے - کیونکہ کہنے والے تم ہی نہین ہو بلکہ تمہارے باپ کی روح ہی جو تم مین بولتی ہے انتہی یہہ خطاب ہی
شاگردون کی طرف پہلے صلیب کے اب دوبارہ آنا کی کیا حاجت تھی کیونکہ وہی اسکے منکر یا واقف
نہ تھے - سوم - جب روح القدس خدا ٹہرا تو وہ کسی سے سنیگا اور ونکو سنائیگا کیونکہ یہہ ایک صفت
اوسکی ورس ۱۳ باب ۱۶ یوحنا مین ہے پس جب خدا کسی سے سنکے بتلاویگا تو محتاج غیر کا ہوگا حالانکہ ہر ایک جانتا ہی
کہ خدا عالم ہے کسی سے علم حاصل نہین کرتا البتہ نبی خدا سے پیغام پہونچاتا ہی اسواسطے قرآن مین مطابق
ورس مذکور صفت خاتم النبیین مین آیا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی محمد صاحب
اپنی طرف سے بات نہین کہتے جس شی کو وحی سے معلوم کرتی ہین فرما دیتے ہین - چہارم - یہہ لفظ
دوسرا فارقلیط قرینہ اثبات کا ہے کہ ضرور اوسے نبی مقصود ہو کیونکہ پہلے اوسکی لوہی روح القدس
بمعنی خدا تسلی دینے کو نہ آیا تھا بلکہ نبی آیا کرتے تھی خصوصا اہل کتاب ایک نبی عظیم الشان کے
منتظر تھے اوسی کی مسیح نے تسلی دی اور شناخت نبی موعود مین تردد رکہتے تھے چنانچہ باب ۱ ورس ۲۱
انجیل یوحنا مین ہے اور اونہون نے اوسنے پوچھا کہ تو الیاس ہی اور اوسنے کہا مین نہین ہون کیا تو وہ نبی
ہے اوسنے جواب دیا نہین انتہی - یعنی یحیی سے پوچھا کیا تو مسیح یا وہ نبی یا الیاس جو بعد آیا کہ میرا ... نہین ہون غرض ... اسواسطے اوس حضرت نے
لفظ فارقلیط فرمایا جسکے ایک معنی تسلی دہندہ بھی ہین تلاش والی کو سبب بیقراری کے حضرت صاحب
جب عرصہ دراز ہو جاتے تسلی دہندہ کی ضرورت ہے - آگے خدا تعالی بصورت نار تشریف لے آئے دین
اسی کیا تسلی بلکہ وہم خوف کا ہے کیونکہ آندہی اور آگ سی لوگ ڈرا کرتی ہین - پنجم - اس روح القدس
نے کیا گناہگارونکو توبیخ یا الزام دیا حالانکہ اوسکی ایک وصف یہہ ہی تھی اور محمد صاحب نے بیشتر اونکو
تنبیہ اس قسم کی دی ہے کہ جسکی صاحب میزان دین حق کے تحقیق شور مچا رہے ہین کج
فہمی پادریانکی اس مسئلہ مین حاجت تفصیل کی نہین رکہتی کیونکہ یہہ روح القدس موعود دوسرا
جسکا حال انجیل لوقا کا باب آخیر ورس ۴۹ مین لکہہ چکا ہی اور دیکھو مین اپنے باپ کا وعدہ

بھیجتا ہون اور وعدۂ فارقلیط کا دوسرا ہے جسکو یوحنا نے لکھا ہی چنانچہ وجوہ مرقومہ سے صاف ظاہر
ہوتا ہے ٭

فصل پنجم آنحضرتؐ کے معجزات کے بیان مین

پادری لوگ معجزات حضرت عیسیٰ کو ترجیح دیتے ہین خارق عادات آنحضرت صاحب پر کئی وجہ سے
اول یہہ کہ لکھنے والے معجزات مسیح کے صاحب الہام و کرامات اور روح القدس سے مستفیض تھے
دوسرے یہہ کہ واقعات کو بچشم خود دیکھا تھا وغیرہ بخلاف محدثین اسلام کہ صفات بالا سے عاری تھے یعنی نہ تو
صاحب الہام تھے نہ تو صاحب کرامت وغیرہ ۔ بعد تحقیقات ثابت ہوا کہ دعوی مسیحیان بالکل
بیدلیل ہے اسلئے کہ صاف الہام ہونا حواریین کا تو بجائے خود وہ اخیر عمر تک پورا ایمان بھی نہین رکھتے
تھے چنانچہ اسکی بابت حوالجات مباحثہ دینی مین لکھے گئے ہین اور احوال دیکھا ہو لکھنا یہہ بھی غلط ہی
کیونکہ ذکر حمل حضرت مریمؑ اور تولد حضرت عیسیٰؑ کا انجیل متی و لوکا مین تو لکھا ہی مگر اسوقت متی وغیرہ
کہان تھے اور لوکا و مرقس کے کوئی کرامت انجیل سے نہین معلوم ہوتی ۔ اناجیل مروجہ مین سب
معجزات حضرت عیسیٰؑ کے بلا تکرار کل تعداد مین پندرہ سولہ تک پہونچتے ہین مثلاً بیمار یا اندھے وغیرہ
کو اچھا کرنا یہہ امور آیات خاتم النبیین پر کیا ترجیح رکھتے ہین جیسا کہ سنگریزونسے کلام کرانا یا ستون
کا غم ہجر حضرت سے روبرو خلقت کے گریہ وزاری کرنا یا انگلیونسے پانی بکثرت جاری ہونا یا سوسمار
مردہ کا زندہ ہوکر بزبان فصیح کلمہ شہادت پڑھنا یا چاند کو دو ٹکڑے کردینا وغیرہ یہہ سب معجزات کتب احادیث
مین باسناد صحیح درج ہین جنکے راویونکی ثقاہت متی وغیرہ سے ہزار درجہ افضل ہے ۔ اصول حدیث
مین ایک قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص عمر بھر مین اپنی زبانکو کذب آلودہ کرے اس خیال سے
کہ شاید حدیث مین بھی خلاف لکھدے تو ایسے شخص کی خبر لائق درج کرنیکے نہین ۔ بھلا صاحب
یہہ رعایت حواریین مین کہان تھی بلکہ اعظم الحواریین پطرس صاحب تو جھوٹی قسم کہا لیا کرتے تھے
چنانچہ باب ۲۶ متی مین صاف درج ہے اور راوی معجزات محمدؐ صاحب کے اصحاب مین اہل
بیت جنکے الہامات و کرامات کتاب شواہد النبوۃ وغیرہ مین درج ہین اب آپ بھی انصاف فرمائیے کہ ناکامل
ایمان والون بلکہ جھوٹ بولنے والونکی روایت کو تو معتبر اور صحیح سمجھا جائے ایسے راوی جنہون نے
عمر بھر جھوٹ نہ بولا ہو بلکہ ایک دفعہ جھوٹ بولنے سے درجہ اعتبار سے ساقط کیا جائے غیر
معتبر سمجھنا عقل کی بات ہی ہرگز نہین ہرگز نہین متعصب سے کچھ عجب نہین اور بیمار کو اچھا کرنا یا جن
کو نکالنا دوا اور منتر کے ذریعہ سے بھی ہو سکتا ہے بخلاف کلام کرنے سنگریزہ و ستون کے

... کوئی کلام نہین کرسکتا۔ ہم اہل اسلام اعتقاد
رکھتے ہین کہ ہر نبی سے خرق عادت ظاہر ہوتی ہے اور کوئی ولی اگرچہ درجہ مین کتنا ہی آگے ہو جاے
اور صاحب کرامت بھی ہو نبی کے درجہ کو نہین پہونچتا غور کی جا ہے کہ تابعداران خاتم النبیین
بباعث اتباع حضرت کے اس مرتبہ کو پہونچے اور وہ کرامات سرزد ہوتی ہین کہ جیسی حضرت عیسے سے
معجزات اناجیل مین لکہی ہین چنانچہ بطور نمونہ ایک دو کرامتین نقل کیجاتی ہین۔ کتاب بہجۃ الاسرار
مین جسکا مصنف دو واسطہ سے مرید حضرت غوث الاعظم کا ہے تحقیقات تام سے لکہا ہے
کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم بتقریب دعوت ایک شخص کے گہر مین تشریف لیگئے تھے صاحب
خانہ ایک ٹوکرا مجلس مین لیکے آیا جسمین دو لڑکے تھے ایک اندہا دوسرا مفلوج آپنے فرمایا کہ کہڑے
ہو اور ان باپ کو خوش کرو فوراً صحیح اور سالم ہو کر ماں باپ کے پاس کہڑے ہو گئے۔ پہر اسی کتاب مین ہے
کہ بسا اوقات آپکی مجلس مین بہت لوگ آجاتے اور کہانا کم ہوتا مگر آپکی برکت سے سب لوگ سیر ہو کر
کہاتے بلکہ باقی بچ رہتا اور ہزارہا جنونکو آسیب زدون سے نکال دیتے۔ قطع نظر اس سے اہل اسلام
مین ابہی تک صاحب کرامت موجود ہین اور قیامت تک رہینگے غرض زمانہ پیغمبر ہمارے سے آجتک
کوئی قرن نہین گذرا جسمین کوئی صاحب کرامت نہ ہوا ہو سبحان اللہ کیا کرامتین ہین جسکا اثر ابہی تک
پایا جاتا ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند بہاؤالدین سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص نماز وتر کی رکعت
اول مین سورہ والتین پڑہتا رہے تو دانتون کی درد سے کبہی شکایت نکریگا شک کرنیوالا تجربہ
کرکے دیکہ لے۔ جن بہوت نکالنے والے بہی ہزارہا موجود ہین کوئی جن زدہ آزمایش کرلے

فائدہ۔ کیا باعث ہے کہ کوئی پادری باکرامت نہین ہوتا حالانکہ انجیل یوحنا باب ۱۴ درس ۱۲
مین ہے۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ جو مجہپر ایمان لاتا ہے یہہ کام جو مین کرتا ہون وہ بہی
کریگا انتہے۔ اور انجیل متی باب ۱۷ درس ۲۰ مین ہے۔ کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی
کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو اس پہاڑ کو کہتے یہانسے وہان چلے جاؤ اور وہ چلا جاتا اور کوئی
بات تمہارے لئے ناممکن نہوتی انتہے۔ اور انجیل مرقس باب ۱۶ درس ۱۷ مین ہے۔ پر ایمان لانیوالونکے
ساتہہ یہہ علامتین ہونگی کہ میرے نام سے دیوونکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے۔ ۱۸۔
سانپونکو اٹہا لینگے اور اگر کوئی مہلک چیز پینگے انہین ضرر نہ ہوگا بیمارون پر ہاتہ رکہینگے وے چنگے
ہو جاوینگے انتہے۔ پس جس صاحب مین رائی برابر ایمان ہو یہہ علامات جو اناجیل مین لکہی ہین
پوری کرکے دکہلادے اگر رائی بہر سے بہی عاری ہین تو پہر ایماندار کیون کہلاتے ہین۔

ثابت ہوگیا باعث یقینیاً مخالفت ان دونون حضرت یحیی کی تعلیم ہوتی ہے کیونکہ وہ منع کیا
کرتے تھے کہ مین اسرائیلیونکو ہدایت کرنے آیا ہون بلکہ شاگردونکو جب وعظ کرنیکی واسطے اطراف
مین بھیجا تہا تو تاکید کردی تھی کہ سوا اسرائیلیون کے گھرون کے وعظ نہین کرنا چنانچہ باب ۱۰
ورس ۵ - انجیل متی مین ہے - ان بارہون کو یسوع نے بھیجا اور انہین حکم دیکے کہا کہ غیر قومونکی
طرف مت جاؤ اور سامریون کے کسی شہر مین داخل مت ہو - ۶ - بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر
کے کھوئے ہوئے بھیڑون کے پاس جاؤ - ۷ - اور چلتے چلتے منادی کرو - اور انجیل متی باب
۱۵ ورس ۲۴ مین ہے - اسنے جواب دیکے کہا مین اسرائیل کے گھر کے کھوئے ہوئے بھیڑون کے
سوا کسی کے پاس نہین بھیجا گیا انتہے - اس ملک مین اسرائیلی کہان ہین جنکو کرشچن بنا رہے ہین
انجیل مروجہ سنانے مین صاف بیفرمانی پیغمبر کی کر رہے ہین کیونکہ وہ علامات رہین اگر کوئی کہے
کہ بیشک ابتدا مین خاص اسرائیلیون کے لئے حکم تہا مگر اخیر مین عام اجازت ملی چنانچہ ورس ۱۵
باب ۱۶ مرقس مین ہے - اور اوسنے اونہین کہا کہ تم تمام دنیا مین جاکے ہر مخلوق کو انجیل
کی منادی کرو الخ - کہتا ہون مین کہ اگر یہہ ورس صحیح ہو تو منسوخ ہو جانے حکم اول مین کیا
شک ہے پھر پادری فنڈر نے میزان الحق مین درباب عدم نسخ کیون شور مچا رکہا ہے ایسے
کیسی نسخ صاف ثابت ہوتی ہے برتقدیر تسلیم ورس مذکور سنانا انجیل کا ثابت ہو گا لیکن
وتشنیع پیغمبر دیگر کیونکہ ہم بازارون مین دیکھتے ہین کہ جو کرسچن ہوتا ہے پیغمبرونکو برا بہلا کہنا
غرض کل کو سوا مسیح کے باعث گناہ کا سمجھنا اونکا پہلا سبق اور پادریصاحب کی کہانی تسلیم
ہوتی ہے ۵ ببین تفاوت راہ از کجاست تابکجا - یہہ ورس الحاقی معلوم دیتا ہے کیونکہ کل
عیسائی قائل ہین کہ اس زمانہ مین کوئی انجیل نہ تھی بلکہ مصلوب ہو جانیکی ساٹھہ ستر برس بعد حواریون
نے جمع کی تھی تفسیر پادری ہارنصاحب سے تاریخ تصنیف ہر ایک کی تفصیل سے معلوم ہوتی ہے
پانی پتی صاحب حقیقی عرفان ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ کی صفحہ ۵ مین ماہواری چراغ تحقیق کو روشن کرکے
اہل اسلام کو بسبب اعتقاد رکہنے انجیل منزل من اللہ زمانہ حضرت عیسیٰ مین دشمن تاریخدانی سے
مثل فتیلہ خشک کی جانتے ہین انجیل سے خوشخبری صلیب کی مراد نہین ہو سکتی کیونکہ صلیب
خبر تہا جس حالت سے کتب عیسائیان مین لکھا گیا ہے خوشخبری کیا ویسی ذلت اور حقارت دنیا
مین نہوگی اسواسطے مصلوب صاحب رات بہر دعا مانگتے رہے تھے کہ اے خدا مجھے اس ذلت سے

۔ برعکس ہند نام زنگی کافور۔ کتاب اخبار باب ۱۱ ورس ۷ مین کہانی سور سے کمال ممانعت
کی گئی ہے حالانکہ مسیحی لوگ اوسکو نوش جان فرماتے ہین۔ باب ۱۷ ورس ۱۲ کتاب پیدایش مین
تاکید ابد تک ختنہ کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ عبارت اخبار یہہ ہے۔ اور سور کہ اوسکا کہر چرا ہوا
ہوتا ہے پروہ جگالی نہین کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے۔ ۸ تم اونکی گوشت مین سے
کچھہ نہ کہاؤ اور اونکی لاشونکو نہ چھوؤ کہ یہہ ناپاک ہین تمہارے لئے انتہی۔ کتاب پیدایش کی عبارت
یہہ ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھہ دنکا ہے ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے
خریدا ہوا جو تیری نسل کا نہین انتہی۔ اور حضرت عیسیٰ کا بھی ختنہ ہوا جیسا کہ باب ۲ ورس ۲۱
انجیل لوکا مین موجود ہے۔ پادری لوگ دل کا ختنہ مراد رکھتے ہین۔ پس پیغمبرانونکو مقبولونکی
علامتین کیونکر دیجائین اقسام پیغمبرانی سے نہ قبول کرنا فارقلیط کا ہے کہ جس سے مراد صاف ذات
پاک محمد صاحب کی ہی۔ خلاصہ وجوہ ترجیح معجزات محمدی سے ایک یہہ بھی ہے کہ نمونہ معجزات
کا قیامت تک باقی رہیگا یعنی کرامت ولی کہ فی الحقیقت معجزہ نبی کا ہے اسواسطی کہ اوسکو بسبب
تابعداری پیغمبر کے حاصل ہوا ہے پادریصاحبون مین یہہ صفتین بالکل مفقود ہین کرامات
حوارین پر نازان ہونا حکایت مخنث کی یاد دلاتا ہی۔ پانی پتی صاحب ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۶
و ۲۷ مین لکھتے ہین کہ معجزات اسواسطی مفقود ہین کہ تا عادت نہو جاوی حالانکہ کرامت خلاف عادت
ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ یہہ کلام اونکی مخدوش ہے دو وجہ سے۔ اول حضرت موسیٰ سے
تا عیسیٰ بموجب زعم آپکی کرامات کا ظاہر ہونا کیا تخصیص رکھتا ہے اور بعدہ بند ہوسکیگا کیا فائدہ
دوم کرامات کا حصر خرق عادات پر جو انبیاء سے صادر ہوئین ثابت نہین ہوتا بلکہ سوا اوسکے
خلاف عادات کے اقسام عقل مین شمار ہو سکتی ہین۔ مثلاً پتھہ کا انسان بنجانا اور درختونسے
ستارونکا ظاہر ہونا وغیرہ ذلک کہ آجتک عادت نہین ہوئے۔ ورس ۴ باب ۹ یوحنا سے انتہاء
معجزہ بعد مسیح سمجھنا دال ہے ناواقفی محاورات بیبل پر کیونکہ وہان مراد نور نبوت زمانہ حیات
حضرت عیسیٰ کا ہے اسلئی کہ اس زمانہ کا نور بہ نسبت وفات کے کامل تہا اسواسطے مابین حضرت
عیسیٰ و محمد صاحب زمانہ جہالت گنا جاتا ہے یہہ سمجہ پانی پتی صاحب کی مخالف ہے کلام حضرت
عیسیٰ کے کیونکہ وے بطور موجبہ کلیہ فرماتے ہین جسمین لحاظ عموم اشخاص ہوتا ہی یعنی جو
کوئی مجھپر ایمان لائیگا الخ اگر صرف حوارین کو تابع مسیح سمجھتے ہو پس یہہ پادری بیچارے

صاحب کرامت نہ ہوا یہہ بھی مقصد میرا ہی رہین ادلّہ نہ ہونگی وہ اوپر مذکور ہو گئی ہین ٭

فصل ششم آنحضرت کی تعلیم کے بیان مین

پولوسی مذہب والے تعلیم قرآن و حدیث پر بہت ناراض ہین اسلئے کہ مقتضیات روح نہین ہین
بلکہ طبع جسمیہ پر ہین حتی کہ جو امر لذت نفسانی کا ہوتا ہے اوسمین صاف آیت یا حدیث
دلالت کرتی ہے کہ یہی مرضی خدا و رسول کی ہے ازین قبیل ذکر حور و کثرت ازواج و تنبیہ بدکاران
وغیرہ ایسی اپنے طعنون سے متقدمین نے شور مچایا تھا اخیر مین پادری صاحب نے بھی بہت سے ورق سیاہ
کروائے سو اول ہم تعلیم اہل کتاب لکھتے ہین تاکہ منصف سوچ لے کہ جسکی مذہب مین ایسی تعلیم ہو وہ
کسطرح غیر و نیز طعن کر سکتا ہی سچ ہے انسان کو اپنا عیب نظر نہین آتا دوسرے پر جلد
نظر کر لیتا ہی چنانچہ انجیل متی باب ۷ ورس ۳ مین ہے۔ اور تنکے کو جو تیرے بھائی ... لیکن
شہتیر پر جو تیری آنکھہ مین ہے لا نکال دون اور دیکھہ تیری ہی آنکھہ مین شہتیر ہے۔ ۵۔ ای ریاکار
پہلے شہتیر کو اپنی آنکھہ سے نکال تب تنکے کو اپنے بھائی کی آنکھہ سے اچھی طرح دیکھہ کے نکال
سکیگا انتہی۔ خدا کا علم و قدرت تورات و انجیل سے بہ نسبت انسان کی بہت ہی کم ثابت
ہوتا ہے چنانچہ کچھہ حوالجات مباحثہ دینی مین دئے گئی ہین۔ تازہ ترعجب کل جدید لذیذ ذکر
کئے جاتی ہین۔ باب ۶ ورس ۶ کتاب پیدائش مین لکھا ہی۔ کہ خدا پیدا کرنی انسان سے پچھتایا اور
دلگیر ہوا انتہی۔ ایسا ہی کتاب یرمیا باب ۲ ہم ورس مین ہے۔ اور کتاب نوحہ یرمیا باب ۳
ورس ۱۰۔ خدا ریچھہ کی مانند ہے انتہی۔ پہر کتاب ہوشیع باب ۱۳ ورس ۷ مین ہے۔ خدا شیر
ببر و چیتا کی مانند پہاڑنے لوگون کو ہضم کرتا ہی انتہی۔ پہر کتاب یسعیاہ جسکو شعیا بھی کہتی ہین
باب ۳ ورس ۱۷ مین کلام خدا اسطرح لکھا ہے۔ اسلئے خداوند صیہون کی بیٹیون کے چاندی
کی کھوپڑی کو گنجا کریگا اور خداوند انکے اندام نہانی کو اگھاڑیگا انتہی۔ واہ کیسے مکان عظیم الشان پر
خدا کو دسترس ہوئی۔ باب ۴۷ ورس ۱ کتاب ہذا مین اسسے زیادہ گل کھلا ہی۔ اور آ
اور خاک پر بیٹھہ اے بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کے بیٹھہ اے کسدیون کی
دختر تو اب آگے کو نرم اندام اور نازنین نہ کہلائیگی۔ ۲۔ چکی لے اور آٹا پیس اپنی کھولدے
ٹانگ عریان اور ران ننگی کر اور ندیون مین سے پیدل جا۔ ۳۔ تیری برہنگی کھولی جائیگی بلکہ تیرے
چھاتی دیکھی جائیگی انتہی ورس ۱۶ باب ۲۳ صحیفہ ہذا کا اس فصاحت سے بشارت دیتا ہے

۔ آ۔ اوچھنال بربط اوٹھالے شہر مین گشت کر۔ پھر کہ تو فراموش ہو گئی ہے ساز کو خوب بجا
بہت سی غزلین گا تاکہ تجھے یاد کرین ۔ ۱۷۔ اور ستر برس کے بعد ایسا ہو گا کہ خداوند صور پر نگاہ کریگا
اور وہ پھر خرچی کے لئے جائیگی اور روئے زمین پر کہ ساری مملکتون سے زناکاری کریگی ۔ ۱۸
لیکن اوسکا حاصل اور خرچی خداوند کے لئے مقدس ہوگی اور اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا
اور بازار پر رکھا نہ جائیگا بلکہ انکے لئے حاصل ہو گا جو خداوند کے حضور رہتے ہین کہ کہا کے آسودہ
ہووین اور شایستہ پوشاک پہنین انتہے ۔ سبحان اللہ کنچنیون کے مال کا خدا سے زیادہ دوسرا کون مستحق
ہو سکتا ہے کیونکہ وہ پاک مال ہے جائے غور ہے کہ ذکر جو سے تو نفرت آتی ہے اور
کلمات طیبہ صحیفہ مذکورہ کو تعلیم پاک سمجھا جاتا ہے تاویلات کو پولوسی مذہب والے قباحت سمجھتے ہین
چنانچہ ترشح اسکا تحقیقات پادری تیی مین ابتدا ہی کرتا ہے انبیاء مقبول خدا کی جنہون نے خدا کی طرف
سے راہ ہدایت خلقت کو دکھلایا انجیل کے بموجب ڈاکو اور چور تھے چنانچہ انجیل یوحنا باب ۱۰
ورس ۷ کا ارشاد یہ ہے ۔ یسوع نے پھر اونہین کہا مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ بھیڑونکا دروازہ
مین ہون ۔ ۸ جتنے مجھسے آگے آئے سب چور اور ڈاکو تھے انتہے ۔ لولاک لما خلقت الافلاک پر
طعن کرنیوالونکو یہ ورس یاد رہے کہ اپنی شان کی لئے اورونکو رہزن کہا حضرت نے اس لحاظ سے
کہ مبادا کوئی دوسرے انبیاء کو حقیر سمجھے فرما دیا لَا تُفَضِّلُونِي عَلَى يُونُسَ الحَدِيث
یعنے نہ دو مجھکو فضیلت یونس پر ۔ حضرت پولوس صاحب مسیح کے حق مین جسے عیسائی
ابن اللہ کہتے ہین لعنتی کہلاتے ہین دل تو نقل کرنیکو نہ چاہتا تھا مگر بحسب نقل کفر کفر نباشد لکھا جاتا ہے
۔ نامہ گلاتیون مین باب ۳ ورس ۱۳ ۔ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ
ہمارے بدلے لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے انتہی ۔ جو شخص
اپنے پیشوا کو ایسے لفظ سے دوسرونکو اگر کہے تو کیا عجب ہے ۔ ورس ۱۰ باب ہذا مین تابعداران
توریت کو ایضا لعنتی کہا ہے کیونکہ جتنونکا شریعت پر بھروسا ہے لعنت کے تحت مین ہین انتہے
شریعت سے مراد توریت ہے اسلئے ترجمہ عربی مین بجائے لفظ شریعت کے توریت ہے ساری عمر تابعداری
توریت کے کرتے تھے مسیح نے بھی اوسی کی تاکید کری تھی یہہ پولوس صاحب اپنی وصف مین
فرماتے ہین کہ لوگونکو واسطے قابو کرنیکے خواہ کسی مذہب کا ہو مین اوسی مذہب کا ہو کر اوسے قابو
کر لیتا ہون جسکو انکار ہو دیکھے باب ۹ ورس ۲۰ نامہ اول قرنتیان اور مین یہودیونکے لئے یہودی سا بنا
کہ یہودیونکو کماؤن شریعت والونکے لئے شریعت والا سا بنا تھا تاکہ شریعت والونکو کماؤن ۔ ۲۱

بی شریعت لوگوں مین سے شریعت سا ہوا ہر چند خدا کے نزدیک بی شریعت نہین بلکہ مسیح کا شریعت
دالا ہون تاکہ بی شریعت لوگونکو کماؤن انتہی۔ داودؑ کے حق مین ناچنے والا کہا گیا ہے گواہ اس قول
کا درس ۲۱ باب ۶ سموئیل دوم۔ سو داودؑ نے میکل کو کہا یہہ خداوند کے آگے تہا جسنے مجھے
تیرے باپ پر اور اوسکے گھرانے پر شرف دیا اور اپنے بندون اسرائیلیونکا حاکم کیا سو مین خداوند
کے آگے ناچونگا انتہی۔ کثرت ازدواج پر آیا عقلاً اعتراض آتا ہے یا نقلاً اگر فرضاً عقلاً
اعتراض ہو تو تثلیث کو سنبھالو جسکے حق مین مصنف دین حق تحقیق والے نے لاچار
اقرار کیا ہے کہ یہہ مسئلہ قیامت کو کہلیگا دنیا مین سمجھہ نہین آنے اور اگر نقلاً ہے تو کوئی ایک
آیت بھی جسمین اسکی ممانعت ہو بائیبل سے نکال دو حالانکہ جا بجا اوسمین تشریح کیا یہہ بات
مذکور ہے کہ جہانتک چاہو مشتاب اولاد کیا ہی کتاب گنتی کے باب ۳۱ کے درس ۱۷ مین حکم
خدا تعالی کا۔ سو ان بچونمین جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے ساتھ
سونا جانتی ہے جان سے مارو۔ ۱۸۔ لیکن وے لڑکیان جو مرد کے ساتھہ سونا نہین جانتی ہین
اونکو اپنے لئے رہنے دو۔ اور کتاب استثنا باب ۲۱ درس ۱۰ مین خطاب خدا یون ہوا ہے
۔ اور جب تو قتال کے لئے اپنے دشمنون کے لئے خروج کرے اور خداوند تیرا خدا اونکو تیرے
ہاتہون مین گرفتار کرے اور تو انہین اسیر کرے ۔۱۱۔ اور اونمین خوب صورت عورت دیکھی جاوے
اور تیرا جی اوسے چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بناوے ۔ تو تو اوسے اپنے گہر لا اسکا سر منڈوا
ناخن کٹوا ۔۱۳۔ تو وہ اسیری کا لباس اوتارے اور تیرے گہر مین رہے اور ایک مہینہ
پر اپنے باپ اور اپنی ماں کے سوگ مین بیٹہے بعد اوسکے تو اوسکی ساتھہ خلوت کر اور اوسکا خصم
بن وہ تیری جورو بنے انتہی۔ کتاب ہوسیع باب ۱ درس ۲ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا
اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لئے لے انتہی۔ پہر اسی کتاب کے باب ۳ درس ۱
مین ہے۔ خداوند نے مجھے فرمایا کہ پہر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے
پر زنا کرتی ہے محبت رکھ انتہی۔ پس بہت جو کرنے مین اگر قصور ہے تو امر کا ہے نہ نامو
داودؑ علیہ السلام نے کثرت ازدواج مین بہت کوشش کی ہے تعدد محلات مین پوشیدہ نہین چنانچہ
یہہ امر واضح ہے اور جو مطالعہ کرے ہر دو کتاب سلاطین و اخبار الایام کو اور داودؑ کو
گنہگار ٹہرانا محض نادانی ہے کیونکہ وہ تو سوا مرضی خدا تعالی کے کوئی کام نہ کرتا تہا
ہر کام اوسکا پسندیدہ خدا تہا گواہ میرے اس قول کے۔ زبور ۱۸ درس ۲۱ ہے اسلئی کہ مین

خداوند کی راہین یاد رکہین اور شرارت کر کے خدا سی منہ نہ موڑا - ۲۲ - کیونکہ اوسکے ساری حکم
میرے زیر نظر رہے اور اوسکے قواعد کو مینے اپنے سی دور نکیا - ۲۳ - مین اوسکے ساتھہ پورا رہا مینے اپنے آپکو
اپنی بدکاری سے باز رکہا - ۲۴ - سو خداوند نے میری صداقت کے مطابق اور میری پاکدستی کے موافق
جو اوسکی آنکہون کے سامنے ہتین مجکو جزا دی انتہی - ورس ۲۱ سموئیل دوم باب ۲۲ مین یون لکہا ہی
اسلئے کہ وہ مجہسے خوش تہا خداوند نے میری راستی کے موافق مجکو جزا دی اور میری پاکدستی کا
مجہو بدلہ دیا - ۲۲ - کیونکہ مینے خداوند کے راہونکی نگہبانی کی اور مینے اپنے خدا کی پیروی سے سرکشی
نکی - ۲۳ - کہ اوسکی ساری شریعتین میرے آگے تہین اور اوسکے حقوق جو ہین سو مینے ترک نکیا - ۲۴ - مین اوسکے آگے
کامل تہا انتہی - بلکہ خدا تعالی بہی اوسکی کمال تعریف کرتا ہے جیسا کہ کتاب سلاطین اول باب
۱۴ ورس ۸ مین لکہا ہے - اور داؤد کے گہرانے سے سلطنت چاک کر لی اور تجہے دی تو بہی
تو میرے بندے داؤد کی مانند نہوا جسنے میرے حکمونکو حفظ کیا اور اپنے سارے دل سی میری فرمانبرداری
کر کے فقط وہی کیا جو میری نگاہ مین اچہا تہا انتہی - اب داؤد علیہ السلام کو گنہگار ٹہرانا خدا سی دشمنی
کرنی ہے - اور سلیمان علیہ السلام کی ہزار تک نوبت پہونچا دی تہی دیکہو کتاب سلاطین باب ۱۱
ورس ۳ اوسکی سات سو ازواج جو رانیان تہین اور تین سو حرم انتہی - اگرچہ متعصبین حضرت سلیمان کو
پیغمبر نہین مانتے لیکن چونکہ برخلاف کتب آسمانی کے ہین اسلئے قابل سماعت نہین سند کے
دعوی کی کتاب سلاطین اول باب ۶ ورس ۱۱ ہے - اوسوقت خداوند کی طرف سے کلام اوترا
انتہی - اور ورس ۱۱ باب ۷ تاریخ دوم کا یون ہے - چنانچہ سلیمان خدا کا گہر اور بادشاہ
کا گہر بنا چکا اور جو کچہ سلیمان کے دلمین آیا تہا کہ خداوند کے گہر مین بناوے سو سب دسے
بن پڑا - ۱۲ - تب خداوند رات کے وقت سلیمان کو دکہلائی دیا اور اوسے کہا کہ مینے تیری
دعا قبول کی اور اوس مکان کو قربانگاہ کے لئے چن لیا انتہی - علاوہ اسکی خدا تعالی نے حضرت سلیمان
کو اپنا فرزند کہا ہے جیسا کہ سموئیل دوم باب ۷ ورس ۱۴ مین اور باب ۱۷ ورس ۱۳ و باب ۲۸ ورس ۶
و باب ۲۲ ورس ۹ و ۱۰ کتاب اول تاریخ مین ہے - اور میرے سارے بیٹون مین سی کہ خداوند
نے مجہے بہت بیٹے دئے ہین اوسنے میرے بیٹے سلیمان کو پسند کیا کہ خداوند کی مملکت اسرائیل
کے تخت پر بیٹہے - ۶ - اور اوسنے مجہے کہا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے لئے گہر اور بارگاہین بناویگا
کیونکہ مینے اوسے چن لیا کہ میرا بیٹا ہو اور مین اوسکا باپ ہونگا - ۷ - اور اگر وہ میرے حکمون اور
فرمانونکا شنوا رہیگا جیسا اسوقت ہے تو مین اوسکی بادشاہت ہمیشہ تک قائم رکہونگا انتہی بعبارتہ

باب ۲۸ کتاب تاریخ اب غور کرنا چاہیے کہ جن لوگونپر فقط آگ اتری وہ تو رسول اللہ کہلاتے ہین اور
جسپر خدا اترے اور اوسکو اپنا پیارا بیٹا کہے وہ اس منصب سے محروم رہے اس سے بڑھکر کمال درجہ کی
بے انصافی کیا ہوگی - طرفہ یہہ ہے کہ بانی ہتی صاحب تو بحث امرتسر مین صرف لفظ اوحینا سے رسالت
حوارین کا دعوی کرتے تھے اگرچہ اخیر مین تنگ ہوگئی اور پادری فنڈر صاحب فصل تیسری مفتاح
الاسرار مین کتاب سلیمان سے حوالہ دیتے ہین حالانکہ وہ خطبہ مین لکھہ چکے ہین کہ مین کتاب خدا
سے لکھونگا اور یہہ بہت بعید ہے کہ کتاب اوسکی کلام خدا ہو اور آپ نبی نہو - پس اگر فی الواقع
نبی نہین تو پھر کسواسطے مثیل سلیمان کتب الہامی مین ابھی تک جڑی ہوئی ہے - پس عیسائیون
کا شور کرنا کہ محمد صاحب اپنی خوشی کے لئے فرما دیتے تھے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ جسقدر چاہے
بیاہ کرے محض ہٹ بیجا ہے مقابلہ موسی علیہ السلام سے کرلین اسلئے کہ انبیا اصول مین باہم
موافق تھے نہ مخالف - تعلیم قرآن کی برابر بیبل مین ایک ورس بھی موجود نہین کیونکہ
قرآن شریف مین صفت علم و قدرت خدا کا بیان ہے اور عصمت انبیا مین کئی سورتین نازل
ہین دیکھہ لین سورہ مریم و ابراہیم اور اہل اسلام کو حکم ہے کہ تم انبیا کی پیروی کرو اور اونہین پاک
جانو اسجگہ سورہ فاتحہ کا ترجمہ لکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ قرآن شریف مین ایسی مضمون درج ہین

ترجمہ سورہ فاتحہ سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا بہت مہربان نہایت
رحم والا مالک انصاف کے دنکا - تجہی کو بندگی کرین اور تجہی سے مدد چاہین چلا ہمکو راہ سیدہی راہ
اونکی جنپر تونے فضل کیا نہ جنپر غصہ ہوا اور نہ بہکنے والے - دوسری آیہ شریفہ مین تفسیر صراط الذین
مین فرمایا ہے وہ شخص کہ فرمانبرداری اللہ اور اوسکے پیغمبر کی کریگا وہ گروہ ہوگا ساتہہ اونکی دن
قیامت کے جنپر خدا نے انعام کیا کہ وہ پیغمبر ہین اور سچ کہنے والے اور اپنی جان کو راہ خدا مین قربان
کرنے والے اور دوست خدا کے - اور یہہ جو اکثر مسیحین بازار مین دہوکہ دیا کرتے ہین کہ محمد صاحب
بیٹے کی جورو پر عاشق ہوگئے تھے اور کئی آیات سناکر زید سے طلاق دلائی اور آپ نکاح کرلیا حالانکہ
نبی معصوم ہونا چاہیئے **جواب** اصل اس قصہ کی صرف اسقدر ہے جیسا کہ تفسیر موضح القرآن
وغیرہ مین لکھا ہے کہ زینب رسول خدا کی پھوپھی کی بیٹی اور قوم مین اشراف تہی حضرت نے
اوسکا نکاح زید نام اپنے غلام سے کردیا جسکا از روے محبت آپ بیٹا کہا کرتے تھے زینب ابتدا مین
ہرگز راضی نہ تہی مگر حضرت کی کہنے سے مان لیا اور جب زینب زید کے نکاح مین آئی تو وہ اوسکی
انکھو مین حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہ ہوتی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سی آکر شکایت کرتا

اور کہتا کہ مین اسے چھوڑ دیتا ہون حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اوسنے تمھکو قبول
کیا ہے اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار قضیہ ہوا تب حضرت کے دل مین آیا کہ
اگر ناچار زید چھوڑ دیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہین کہ مین نکاح کردون لیکن منافقون
کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ اپنے منہ بولے بیٹے کی جورو سے نکاح کیا حالانکہ منہ بولے بیٹے کو کسی
بات مین حکم بیٹے کا نہین آخرالامر زید نے زینب کو طلاق دیدی اور بعد انقضای عدت کی
آنحضرت صلعم نے اوس سے نکاح کر لیا - بہلا صاحب اسمین کیا قباحت ہے اگر کہین کہ بیٹے کی جورو سے نکاح
کرنا درست نہ تہا مین کہتا ہون کہ زید تو حضرت کا بیٹا ہی نہ تہا قرآن شریف کے بائیسوین سیپارہ
مین ہے - محمد صلعم صاحب باپ نہین کسیکا تمہارے مردون مین سے - اور متبنی کی عورت سے نکاح کرنا
کسی شریعت مین منع نہ تہا یعنی نہ توریت نہ انجیل مین جب ثابت ہو کہ کتب مسلمہ عیسائیون مین
کوئی ورس بھی نہین کہ جس سے ممانعت نکاح جورو متبنی کی سمجھی جائے تو پہر قرآن پر اس بات مین
طعن کرنا دانائی سے بعید ہے - اگر کوئی کہے کہ اگرچہ کسی شرع مین متبنی کی جورو سے نکاح منع
نہین ہے لیکن عرف مین لوگ اسکو برا سمجھتے ہین - اسکا جواب یہہ ہے کہ حکم خدا اور رسول کے
موافق خوشی خلقت کی نہین دی گئی اور نہ نبی پابند رضای خلقت کے رہتے ہین دیکھیے
ابراہیم عم جسکی بزرگی اور ایمانداری سب کے نزدیک مسلم ہے ہمشیرہ پدری سے نکاح کیا تہا چنانچہ
باب ۲۰ ورس ۱۲ کتاب پیدایش مین ہے حالانکہ ایسا نکاح حضرت موسی عم کے زمانہ مین
منع کیا گیا چنانچہ کتاب قوانین کے ورس ۹ و ۱۸ باب ۱۸ مین مصرح ہے پہر کتاب ہوسیع
باب ا ورس ۲ مین ہے خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک نابکار عورت اور زناکی لڑکی
اپنے لئے لی انتہی پہر اسی کتاب کے باب ۳ ورس ا مین ہے خداوند نے مجہی فرمایا کہ پہر جا اور ایک
عورت سے جو زوج کی پیاری ہو وجہ سے پر زنا کرتی ہے محبت کرکہ انتہی - دیکھو خدای تعالی کا حکم حضرت
ہوسیع کو عورت فاحشہ سے محبت کرنیکا خصوصاً خاوندوالی کے ساتھہ جو عرف مین سب عقلا
کے نزدیک قبیح ہے بلکہ خلاف شرع ہے اور مخالف لوگ اس حکم پر جو نکتہ چینی اور دور اندیشی
کرین وہ بہت تہوڑی ہے کیونکہ یہہ تو ظاہر ہے کہ فاحشہ عورت بہ نسبت اشراف کی صحبت داری
کے امور مین بڑی استاد ہوتی ہے معاذ اللہ خدا بانی شہوت رانی ٹہیرا - بس میری غرض
یہہ ہے کہ عیسائیون کی کتب الہامی مین ایسے ایسے احکام الہی موجود ہین کہ جنکے
لکہنے کو ہرگز ہمارا دل نہین چاہتا بالکل نہین خیال کرتے اور ہمارے آنحضرت صلعم

پر لا طائل طعن کئے جاتے ہین سچ تو یہہ ہے کہ اپنا عیب دیکھنا بڑے دینداروںکا کام ہی ✠
اکثر عیسای یہہ بھی کہا کرتے ہین کہ محمد صاحب ماریہ قبطی سے ہم بستر ہوئے تھے اس سے
اور جورؤین ناراض ہوئین پس حضرت نے قسم کہائی کہ دوبارہ ماریہ قبطیہ کے پاس نہ جاؤنگا۔
تھوڑے ہی عرصہ بعد یہہ آیت سنائی۔ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک یعنی اے نبی تو کیون
حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو حلال کیا اللہ نے واسطے تیرے۔ اصل یہہ بات ہی کہ آنحضرت
کو شہد پینے کا بہت شوق تہا زینب کے گھر سے آپ شہد پیا کرتے تھے اسلئے کچھہ دیر ہو جاتی بعض
ازواج کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اونہون نے آپس مین یہہ مشورہ کیا کہ جب حضرت ہمارے
پاس آوینگے تو ہم کہدینگی کہ آپکے دہن مبارک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے کیکر کے
چہال کا عرق پیا ہے چنانچہ جب حضرت اونکے پاس گئے تو اونہون نے اسیطرح کہدیا
چونکہ آپکو خوشبو سے بڑا پیار تہا اسلئے آپنے فرما دیا کہ آیندہ مین شہد نہین پیونگا خدا تعالے
نے اس ارادہ سے آپکو روک دیا۔ بہلا صاحب اسمین کیا قباحت ہی اگر کوئی یہہ کہے کہ اتنی
قباحت تو ضرور ہے کہ ایک بات کر کہہ کے اوسے تجاوز کرنا اور حلال خدا کو اپنے اوپر حرام سمجہنا
۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اسمین تو کچھہ قباحت نہین اگر قباحت ہوتی تو خدا عز وجل کیون اپنے
کہے ہوئے حکم تجاوز فرماتے حالانکہ توریت سے ثابت ہے کہ کئی مرتبہ خدا نے فرمایا کہ مین بنی اسرائیل پر
عذاب کرونگا پر موسی کی شفاعت سے باز رہا چنانچہ یہہ امر کتاب خروج کے باب ۳۲ ورس
۱۰ سے ۱۴ تک بخوبی مصرح ہے۔ اور کتاب یرمیا کے باب ۲۶ ورس ۱۳ مین ہے کہ خدا
فرماتا ہے کہ مین پچھلے ارادہ سے پچہتایا ہون انتہی۔ تجاوز تو بجای خود پچہتانا بھی ثابت ہے
توریت سے تو یہہ بھی ثابت ہے کہ خدا وعدہ کرتے ہین کہ میری عہد شکنی کو دیکھو گے
چنانچہ کتاب شمار کی باب ۱۴ ورس ۲۹ سے ۳۴ تک موجود ہے طرفہ یہہ ہی کہ حضرت مسیح
بھی کئی دفعہ اپنی کہی ہوئی بات سے تجاوز کرتے رہے ہین چنانچہ انجیل متی کے باب ۱۵
ورس ۲۲ سے ۲۸ تک یہہ مضمون درج ہے کہ ایک عورت ضعیفہ نے حضرت عیسی کی
خدمت مین واسطے شفای اپنی لڑکی کے عرض کی تھی آپنے جوابدیا کہ بغیر بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑون کے
اور کسی کی طرف نہین بھیجا گیا خلاصہ بعد منت بیشمار کے آپ اس ارادہ سے
ہٹ گئے اور اوسکی بیٹی کو شفا دی۔ اور ایک شی کو کہ جو فی نفسہ حلال ہو کہدیا کہ ہر حرام
ہے کچھ مخل نبوت نہین چنانچہ کتاب اعمال باب ۱۰ ورس ۱۱ مین ہی کہ جناب پطرس اعظم الحواریین

تو چرندی اور پرندی دکھلائے گئے اور یہہ بھی کہا گیا کہ انکو ذبح کر کے کہا لے بلکہ اس حکم کا تین
دفعہ تکرار ہوا لیکن پطرس صاحب یہی کہتے رہے کہ حرام چیز مینے کبھی نہین کہائی اسپر خدا تعالی
نے فرمایا کہ مینے جسکو پاک کیا ہے اسکو تو حرام مت کہو۔ پس اگر کبھی ہو بات سی تجاوز کرنا قباحت
ہے یا ایک چیز حلال کو اپنے نفس پر حرام کر لینا مخل نبوت ہی تو اول خدا تعالی اور جناب
مسیح پر طعن کرو اور جناب پطرس کا بھی رسول ہونا باطل سمجھہ لو تب آنحضر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی طعن
کر لینا۔ سچ تو یہہ ہے کہ ایسی باتین دیانت سے بہت بعید مین +

خاتمۃ الکتاب

یہہ خاتمہ شامل ہے اوپر چند امور کے۔ **امر اول** قرآن شریف کی کلام الٰہی ہونیکی ثبوت
بہت سی دلیلین ہین جسکو تفصیل مطلوب ہو وہ کتاب اظہار الحق کو جو عربی زبان مین جناب
مولوی محمد رحمت اللہ صاحب نے تصنیف کی ہے مطالعہ کرے مگر اسجگہہ چند دلائل کا بیان کرنا
مناسب معلوم ہوتا ہی اور وہ یہہ ہین۔

دلیل اول۔ قرآن شریف فصاحت اور بلاغت مین ایسی درجہ پر ہی کہ جسکی آگے بلاغت تمام
بلغا کی قاصر ہے اور بلاغت کی معنے ہین لانا لفظ عجائب کا مناسب مقام کی جسمین زیادتی اور
نقصان نہ پایا جائے اور قرآن کا ایسی درجہ پر ہونا کئی وجہ سی ثابت ہی۔ پہلی یہہ کہ فصاحت
عرب کی مشاہدات مین ہی جیسا کہ گہوڑی کی صفت یا لونڈی یا عورت یا بادشاہ یا لڑائی یا نیزہ
رانی یا لوٹ وغیرہ کی اور ایسی ہی فصاحت محتشم کی بھی ہے خواہ شاعر ہون خواہ کاتب اور ایسی
چیزون مین فصاحت بلاغت کا پایا جانا بہت آسان ہے کیونکہ اکثر آدمیون کی طبیعت
ایسی چیزون کی طرف مائل ہوتی ہے علاوہ اسکی پہلے زمانہ مین بھی ہر وقت اور ہر ولایت
مین ہر ایک شاعر اور کاتب نے اشیاء مذکورہ کی بیان مین نیا نیا مضمون اور طرح طرح کا لطیفہ
اور نکتہ نکالا اب متاخرین مین سے اگر کوئی تیز ذہن آدمی ان چیزون مین کسی کی صفت مین
کچھہ بیان کرنا یا لکھنا چاہے تو اذہین متقدمین کی کلام مین سے لیکر فصاحت و بلاغت
کے ساتھہ بیان کر سکتا ہے اور قرآن شریف ان اشیاء مذکورہ سی کچھہ خصوصیت نہین رکھتا
۔ دوسری یہہ کہ شعر مین اکثر اتفاق جھوٹ بولنے کا پڑ جاتا ہی اور قرآن شریف مین نہایت
صدق کی رعایت رکھی گئی ہے۔ تیسری یہہ کہ ایک بیت یا ایک قصیدہ بڑی مشقت سے
انسان فصیح کہہ سکتا ہی جب اسی نوبت گذری تو فصاحت بھی کم ہوتی جاتی ہے

مین بنیاد فصاحت کی رکھی گئی ہے اخیر تک ویسی ہی قایم ہے چوتھی یہہ کہ اگر ایک بات کو دوبارہ کہا
جاوے تو اول جیسا لطف نہین رہتا حالانکہ قرآن شریف مین پیغمبرون کی قصے کئی کئی بار بیان
ہوئے ہین مگر لطف ویساہی باقی رہا ہے۔ پانچوین یہہ کہ قرآن شریف مین جابجا حکم ہے
عبادت کرنے اور گناہ سے بچنے اور خیال آخرت اور ترک دنیا کا حالانکہ ایسے امور مین فصاحت
کا پوری [illegible] یہہ پر لانا مشکل ہے اور اگر کسی شاعر فصیح کو کہا جاوے کہ آٹھہ دس مسئلے فصاحت سے
لکھے تو ممکن نہین کہ موجب قوا عد فصاحت کی کہہ سکے چھٹی یہہ کہ ہر ایک شاعر ایک فن
مین مہارت رکھہ سکتا ہے اگر دوسرا امر اوسکی پاس ذکر کیا جاوے تو عجز اوسکا ظاہر ہوتا ہے
چنانچہ عرب کے شاعرون مین سے امرؤ القیس کا کلام عورتون کے ذکر اور گھوڑون کے وصف مین
نابغہ کے خوف مین اور زہیر کی رغبت ور ہنیہ مین اچھا ہے حالانکہ قرآن شریف مین ہندش ایک
امر کی نہین ❊

دلیل دوم قرآن شریف مین اخبار غیب بہت بیان ہوئے ہین اور وقوع اونکا مطابق حکم
قرآن شریف کے ہوتا رہا ہے چنانچہ تفصیل اخبار غیب کی کتاب تصدیق المسیح مین مفصل موجود
ہے طالبان حق اوسے دیکھہ لین ❊

دلیل سوم قرآن شریف مین اگلے انبیا کی خبرین مفصل درج ہین حالانکہ آنحضرت نے
عمر بھر کسی شخص سے علم حاصل نہین کیا پس اس سے ثابت ہوا کہ ضرور یہہ تعلیم آلہی ہے

دلیل چہارم قرآن شریف مین معارف جزئیہ اور علوم کلیہ کا بیان ہے جیسا کہ بیان
علم شرایع اور عقلی دلایل سے خبردار کرنا اور سیر اور وعظ اور آخرت کی خبرین۔ خلاصہ یہہ کہ علم
یا تو دینی ہوتا ہے یا غیر اوسکا اور اسمین شک نہین کہ پہلے کا شان اور مکان دوسرون سے
عظیم اور رفیع ہے۔ پھر علم دینی یا تو علم عقاید اور ادیان ہے یا علم اعمال علم عقاید اور ادیان
مین خدا کی معرفت اور خدا کے فرشتون اور پیغمبرون اور کتابون کی شناخت کا بیان ہوتا ہے
خدا کی معرفت کی معنے ہین اوسکی ذات کا پہچاننا اوسکی صفتون کا جاننا اور نام اور احکام
کا معلوم کرنا۔ غیر متعصب آدمی دیکھہ لے کہ قرآن شریف مین امور مذکورہ کا کس خوبی سے
بیان ہوتا ہے اور علم اعمال مین یا تو ذکر تکالیف کا جو ظاہر آدمی سے تعلق رکھتے ہین ہوتا
ہے سو علم فقہ کو کہ جسکا اخراج محض قرآن اور حدیث سے ہوا ہے دیکھہ لین کہ

کرنا تھا کہ اوس غلام کو تعلیم سے روک دیتے یا روبرو اوسکا مقابلہ کراتے سچ ہے دھوکا دینا دینداروں کا کام نہین ۱۲ الفقیر محمد علی عفی عنہ

کس عمدگی سے اسمین شرح ہوا ہے اور یاد ذکر صفائی باطن اور ریاضت دلی کے متعلقات
کا ہوتا ہے سو یہہ کلام الٰہی مین بہت اچھی طرح وضاحت کی ساتھہ مذکور ہوا ہے چنانچہ چند
آیات جو تصفیہ دل سے متعلق ہین بطور انموذج لکہتا ہون *

اول خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنے اختیار کر خصلت معاف کرنے
تقصیرات کی گناہگارون سے اور حکم کر ساتھہ اچھے کام کے اور مُنہ پھیر لے جاہلون
دوم إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ یعنی تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمام خلقت کو ساتھہ عدل کرنے کے اور احسان کرنے کے
دینے کے قریبون کو اور منع کرتا ہے فحش اور بدکاری اور بیفرمانی سے **سوم** لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ
السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا
يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ یعنے نہین برابر ہوتی نیکی اور برائی
دفع کر بدی کو ساتھہ اوس چیز کے کہ بہت اچھی ہے یعنی غضب کو ساتھہ حلم کے ٹھنڈا کر اور گناہ کو ساتھہ
بخشش کے دور کر پس جب کرے تو یہہ بات ساتھہ اوس شخص کے کہ درمیان تیرے اور درمیان
اوسکے دشمنی ہے گویا کہ وہ دوست ہی قرابتی اور نہین سکھلائی جاتی یہہ بات مگر وہ لوگ کہ صبر کرتے
ہین اور نہین سکھلائی جاتی یہہ خصلت مگر اوس شخص کو جو وہ بڑے نصیب والا ہے **چہارم**
ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ یعنی بلا خلقت کو اپنے رب کے راستہ کی طرف
ساتھہ حکمت اور نصیحت کے **پنجم** قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ
ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ یعنی تحقیق
خلاصی پائی ایمان والون نے وہ جو بیچ نماز اپنی کے زاری کرنیوالے ہین اور وہ جو بیفایدہ بات
اور کام سے مُنہ پھیرنے والے ہین اور وہ جو واسطے زکوۃ کے ادا کرنیوالے ہین اور وہ جو واسطے
شرمگاہون اپنی کے محافظت کرنیوالے ہین مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا جنکے مالک ہوئے داہنے ہاتھہ
اونکے پس تحقیق وہ نہین ملامت کئے گئے پس جو کوئی چاہے سوائے اسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جو حد
سے گزر جانے والے اور وہ جو امانتون اپنی کو اور عہد اپنے کو رعایت کرنیوالے ہین
ششم قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا یعنی تحقیق خلاصی پائی جسنے پاک کیا اپنے نفس کو *

ہفتم۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

یعنی چاہئے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کے اور حکم کرین ساتھ اچھی
کام کے اور منع کرین نامعقول سے اور یہی لوگ وہ ہین چھٹکارا پانیوالے۔ ہشتم۔

ولا تمش فی الارض مرحا۔ یعنی مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا ۞

نہم۔ وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما۔ یعنی بندے
خدا کے وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین اوپر زمین کے آہستہ اور جسوقت بات کرتے ہین اونسے
جاہل بے ادبی کے تو کہتے ہین سلام ہو اوپر تمہارے۔ دہم۔ واذا مروا باللغو مروا کراما
یعنی جسوقت گذرتے ہین اوپر بیہودہ بات کے تو گذر جاتے ہین مثل بزرگون کی۔ امر دوم
جاہل کرسچن کہا کرتے ہین کہ سب کام پیغمبر پہلے محمد صاحب کے کر چکے تھے یعنی صفات الہی اور
خبر قیامت وغیرہ تبلا چکے تھے محمد صاحب کونسی نئی بات لائے۔ جو تفصیل ان امور کے
جو متعلق ہین ساتھ بعثت آنحضرت کی اس مختصر رسالہ مین نہین سما سکتی بطور نمونہ بیان کیا
جاتا ہے۔ وقت بعثت آنحضرت کی خلقت خدا کی غالباً چار گروہ تھی بت پرست۔ آتش
پرست۔ یہودی۔ عیسائی۔ پہلے دو گروہ پرستش خدا سے بہرے ہوئے تھی بلکہ صانع
کا انکار بھی کرتے تھے انکار تو بجائے خود بسا اوقات تمسخر بھی کرتے جیسا کہتے تھے کہ
فرشتے اللہ کے بیٹیان ہین اور اعتقاد رکھتے کہ خدا کو قدرت نہین کہ مردہ کو زندہ کرے۔
یہودی حضرت عیسیٰ کی ایسی ہتک کرتے جیسے اونکی کمال نالیاقتی سمجھی جاتی۔ مثلاً حضرت
مریم کو جو ایک پاک عورت تھی نسبت زنا کی دیتے اور حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا معاذ اللہ
ایسی فعل شنیع سے سمجھتے تھے۔ اور عیسائی کمال نادانی سے حضرت عیسیٰ کو جو ایک مقبول بندہ
تھے خدا کا بیٹا کہتے اور کبھی اونکو نعوذ باللہ ملعون بھی سمجھ لیتے تھے ایسی حالت مین حق جل و علا نے
ایسی نبی عظیم الشان کو واسطے آگاہی فرق مذکورہ کے خلقت مین بھیجا تا کہ عبادت اوس
مالک الملک کی خلق سے کرائین اور عظمت اور قدرت اوسکی اونکے دلونمین جماوین چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ بیشمار بت پرست و آتش پرست آگ اور بتونکو چھوڑ کے دل سے عبادت
اوس واحد کی کرنے لگے اور برہان قاطع سے یہود پر عصمت مریم کی اور نبوت مسیح کی
ثابت کردی چنانچہ کئی یہودی جب داخل اسلام ہوئے تو پہلے اونکو بھی سکھلایا گیا
کہ مسیح کو سچا نبی سمجھو اور جوق جوق عیسائیون کے اوس زمانہ سے آجتک بسبب نور

قرآن کی ظلمت تثلیث سی بہاگتی چلی آتے ہین اور شجر توحید سی ثمرہ اعتقاد کا کہاتی ہین - جائے
انصاف ہی کہ ایسا فائدہ کسی نبی کے ظاہر ہونیسی وقوع مین نہین آیا تہا - خلاصہ محمد صاحب نے
اس تہمت سی مسیح کو بچایا ہے ہم امید رکھتی ہین کہ جب حضرت عیسیٰ بموجب ہماری اعتقاد
کی تشریف لاوینگی تو ضرور اسکا شکریہ ادا کرینگے عیسائیون کو بھی اس احسان عظیم کا ضرور ممنون ہونا چاہیے

امر سوم - اکثر عیسائی ناواقف مسلمانون کو کہا کرتے ہین کہ تم عذاب دائمی سی کیونکر بچوگے
اسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری قرآن شریف مین قطعی حکم ہے کہ شرک کرنیوالونکو نہین بخشا جاویگا
اور اسکی سوا جسکو اللہ چاہیگا بخشدیگا چنانچہ وہ آیت یہہ ہی - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و
یغفر ما دون ذلک لمن یشاء - پھر یہہ بھی حکم قرآن شریف مین دیا گیا ہی - قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم یعنے کہہ ای محمد خلقت کو اگر تم دوست رکھتی ہو خدا کو پیر
وی کرو تم میری دوست رکہیگا تمہین خدا اور بخشیگا گناہ تمہارے - پس ان آیات سی یہہ ثابت
ہوا کہ سوا شرک کے بسبب پیروی نبی آخر الزمان کے خدا تعالی اپنی محبت والونکو بخشدیگا اور
اگر وہ نیکی کرینگی تو گناہ دور ہو جاوینگے چنانچہ قرآن شریف مین ہے - اِنَّ الحسنات یذہبن
السیئات یعنے نیکیئین لیجاتی ہین گناہون کو - بسا اوقات صرف محبت کرنی پیغمبر سی عمر بہر کے گناہ
بخشے جاتے ہین جیسا کہ انجیل لوکا کے ۷ باب مین ورس ۳۶ سی ۵۰ تک لکہا ہی جسکا خلاصہ یہہ
ہی کہ ایک عورت بدکارہ نی بہت سا عطر کہ اسی فعل سے حاصل کیا ہوا تہا لیکر مسیح کے پاؤن پر ڈا
لدیا اور پاؤنکو دہو ڈالا جسکی عوض مین جناب موصوف نی اوس عورت کو فرمایا کہ تیری تمام
گناہ بخشی گئے اور سبب یہہ ہی بیان کیا کہ اوسنی مجہسی محبت کی - پس جب ایک مرتبہ پاؤنکی
دہونیسی عمر بہر کی بدکاری بخشی گئی تو اسصورت مین اہل اسلام بطریق اولی مستحق بخشنی کے ہین
اسلئی کہ وہ تہ دل سے محمد رسول اللہ اور اونکی آل و اصحاب اور باقی پیغمبرون کو دوست رکہتی
ہین اور اسبات سی بہی ایمانکو پورا کرتی ہین کہ ہم ہمیشہ خدا اور رسول کو اپنا محبوب سمجہین تاکہ قیامت
مین ہماری نبی آخر الزمان خدا کی روبرو شفاعت کرین اور ہمکو اپنی ساتھ جنت مین لیجاوین ؛

امر چہارم - یہودی سوا حضرت مسیح کے سمجہتی تہے کہ اور بہی نبی ویسا ہی آنیوالا ہی چنانچہ انجیل
یوحنا کی ۱ باب مین ورس ۱۹ سے ۲۵ تک یہہ مضمون ہے کہ اونہون نے یحیی سے پوچہا کیا تو ایلیا ہی
کہا نہین پہر کہا کہ تو مسیح ہے جواب دیا کہ نہین سوال کیا گیا کہ کیا تو وہ نبی ہی فرمایا کہ وہ بہی نہین
تہی پہر اسی کتاب کی

کے عجب کام دیکھے تو بعض نے کہا کہ یہہ مسیح ہے بعض کا مقولہ تہا کہ یہہ وہ نبی ہے انتہے
- وہ نبی موعود ذہن مین متکلم اور مخاطب کی ہوا اور ایسا محاورہ وہان بولا جاتا ہے جب دونکو
تعیین مشار الیہ کی تحقیق ہو پس ثابت ہوا کہ مسیح کے سوا کسی اور نبی معین کی انتظاری
تہی سو بعد جناب مسیح کے کوئی ایسا نبی ہوا ہے یا نہین اگر ہوا ہے تو عیسائیون کو چاہیے کہ ایسے
نبی کی پیروی کرین اگر اس نبی مشار الیہ کے ہونے سے انکار ہے تو عیسائیون پر لازم ہے
کہ اسبات کو ثابت کرین کہ وہ نبی فلانے زمانہ مین ہوا اور تکذیب حضرت یحیی کی ثابت ہو گی کہ انہون
نے یہودیون کے جواب مین کہا تہا کہ مین وہ نبی بہی نہین ہون اگر اوس نبی کا وجود ہی نہ ہوتا
تو ایسا کیون فرماتے بلکہ یون کہدیتے کہ وہ کون نبی ہے جسکو تم پوچھتے ہو - امر پنجم
جبتک عیسائی اعتقاد تثلیث سے جو توراۃ و زبور و صحف دیگر کے بالکل مخالف ہے بلکہ
انجیل کے بہی کئی ایک مقام سے صریحاً مخالف ہے اور پولوسیون نے خواہ مخواہ چند ورق جمع کر کے
یہہ عقیدہ اختراع کیا ہے حالانکہ معنی اونکے کسیطرح تثلیث پر دال نہین ہین باز نہ رہین تو دوسرے
کے مذہب کے اصول پر ملحق اعتراض نہ کرین اسلئے کہ کوئی اصول مسلمانونکا تثلیث سے ابتر نہو گا
امر ششم - تنبیہ بدکاران توراۃ وغیرہ کتب الہامی سے ثابت ہے اور حضرت موسی و یوشع
و داؤد نے حکم خدا سے تنبیہ مشرکین وغیرہ مین کوشش کامل کی چنانچہ جناب پولوس صاحب انکے
کام کے سبب سے اونکی کمال مدح کرتے ہین پہر محمد صاحب پر اس امر مین طعن کرنا دینداروں کا
کام نہین البتہ یون کہین تو بجا ہے کہ خاتم النبیین نے اس کام کو جیسا کہ چاہیے تہا پورا کیا
امر ہفتم - عیسائی وہ کام نبی آخر الزمان پر ثابت کر دین جو مخل نبوت ہین کہ جنکو کسی نبی سابق نے
نہ کیا ہو - امر ہشتم - عیسائی قرآن شریف پر اعتراض کرتے ہین حالانکہ ثبوت نبوت حضرت
عیسی ع کا سوا قرآن کے کسی اور دلیل سے نہین ہو سکتا - رہی انجیل مروجہ جسکا کوئی ثبوت
نہین کہ وہ خدا کی طرف سے ہے لاچار پادری کہدیتے ہین کہ قرآن مین ہے کہ حضرت عیسی ع
پیغمبر تہے - بیشک قرآن مین نبوت حضرت مسیح کی ثابت ہے مگر یہہ بہی لکہا ہے کہ وہ مقر تہے
ساتہہ رسالت محمد صاحب کے پس اگر قرآن کی پہلی بات مسلم ہے تو دوسری بہی قبول کرو
ورنہ حقیقت اناجیل مین سوا قرآن شریف کے دلائل عقلی یا نقلی پیش کرین عرصہ چار سال
کا گذرتا ہے کہ میرے دوست منشی عبد اللہ آتہم صاحب نے اس بات کا ذمہ بنسبت فرصت کیا تہا
مگر شاید ابہی تک فارغ نہین ہوئے - اگر اور کوئی صاحب فرصت رکہتا ہے تو اناجیل

مروجہ کا کلام الٰہی ہونا ثابت کردے - امر نہم - ایک ترجمہ کتب الہامی کا صحیح صحیح چھاپدین بشرطیکہ اوسپر یہہ بھی لکہا ہو کہ یہہ ترجمہ موافق اصل کے ہی تاکہ بروقت عجز کے مترجم کی شامت نہ آوے - مین حیران ہون کہ مترجمین عمداً غلطی کرتے ہین یا سہواً بر تقدیر اول مستحق ثواب ہین یا عذاب اور بر تقدیر ثانی اوسوقت روح القدس کہان چلا جاتا ہے جسکی وہ مقر ہین کہ وہ ہمیشہ ہماری ساتہہ ہے اور غلط ترجمونکو کیون بازارون مین تقسیم کرتی ہین - امر دہم ایک ٹکڑا روٹی کا شراب مین ملاکر کہا جاتے ہین اور خوشی سے فرماتے ہین کہ ای خدا ہمنے تیرے مسیح کا گوشت کہایا اور خون پیا ہے ہمپر راضی ہو - انصاف سی کہدین کہ دوست خون پیتے ہین یا دشمن غرض آپ خون پینے والے ہین اور ہم اس خون سی منع کرتے ہین دوست جناب مسیح کے آپ ہوئے یا ہم - امر یازدہم - پادری صاحب تصانیف عماد الدین وصفدر علی پر بہت نازان ہین مگر مناسب تہا کہ ایکبار دونون صاحبونکو روبرو چند علمار اسلام پیش کرکے مباحثہ کرواتے تاکہ صداقت حوالجات کتب اسلام جو اونہون نے لکہے ہین ظاہر ہو جاتی اور تحقیق الایمان وغیرہ کے رد کئی بنچکی جو راقم کی نظر سے ہی گذرے ہین منجملہ اونکے ایک جواب تو مسمی بہ تریاق المسموم مولفہ مولوی الطاف حسین صاحب سید المطابع دہلی مین چہپ گیا ہے - دوسرا جواب وسکا راقم نے مسمی بہ صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی رد تحقیق الایمان لکہا ہی جو ۱۲۸۹ھ مطبع مصطفائی لاہور مین چہپا ہدایت المسلمین بہی میری نظر سے گذری ہے جس مطلب کیواسطی اعجاز عیسوی تصنیف ہوئی تہی بانی تہی صاحب اوسکو بعد بہت ہاتہہ پاؤن مارنیکی آخر کو تصدیق کرلیا ہی اگرچہ بہت سے مقام مین اپنے خیالات سے مالنا چاہا ہی مگر عاقل سمجہہ گئے ہین کہ اعتراضات مذکور ایسی تاویلات سے دور نہین ہو سکتی البتہ بہت سی گالیان قرآن واحادیث اور ہمارے پیغمبر کو بموجب کل اناء یترشح بما فیہ کے دی ہین انکا بدلہ خدا احکم الحاکمین سے قیامت کو پاوینگی الا واضح ہی کہ قرآن شریف مین راستبازی و عفت حضرت مریم وانبیاء کی اور وہی تہمتین کہ یہود دیتے ہے اوسی بخوبی اونکے بریت کی گئی ہے پس اسصورت مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰؑ پر احسان کرنیوالے تھے پہر کیونکر مستحق دشنام کے ہوے وہ مثل راست آئی - نیکی برباد گناہ لازم *

امر دوازدہم - رسالہ ہذا مین کوئی لفظ مخالف قانون سرکار ذیعلی الاقتدار انگلشیہ کے نہین ہے مینے اس امر کا التزام کرلیا ہی - اگر کوئی اور مسلمان چاہیں اس فن پر رسالہ تصنیف

کرنی تو کتب قانون کا لحاظ بھی مدنظر رکھی کیونکہ تحقیقات سی بہرہ پہنچنا منع نہیں کرنی البتہ فساد
کرنیسی ناراض ہے۔ **امر سیز دہم**۔ پاس سخن و تقلید آبا و اجداد کا لحاظ نہو بلکہ صحیح امر کی تا
بعداری منظور ہو نہ تعصب مذہب۔ احکم الحاکمین اپنی رحمت سی سیدہی راہ پر چلاوی اور وادی
ضلالت سی بتوفیق ازلی نجات دی اور تخم محبت رسول اللہ مزرعہ سینہ ہر ایک مین بودے
بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد
و آلہ واصحابہ واہل بیتہ وعترتہ اجمعین ۔ تصنیف مولوی حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری حافظ و امام مسجد شاہی لاہور

تمام شد

تمت بالخیر

تنبیہ۔ بموجب قانون ۲۷ سنہ ۱۸۴۷ء کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف اسکی چہاپنی کا مجاز نہیں ٭

سوالات

کتاب تصدیق المسیح کے پیچھے ۳۳ سوال بامید جواب لکھی گئی تہی مگر آجتک کسی عیسائی نے جواب ندیا
اب چند سوال اور بامید مذکور لکھی جاتے ہین جو صاحب جواب دینے کا قصد کرے اونکو بھی اونہین سوالون
کا ضمیمہ سمجھکر جواب عنایت کرے۔ **پہلا سوال**۔ عیسائیون کی کتب مین چند احکام ایسے ہین کہ جنکی
تعمیل بعض مکانون مین مشکلات سے ہے۔ چنانچہ کتاب احبار کی باب ۱۳ ورس ۴۵ مین ہبروص کی بابت
احکام لکھے ہین کہ اسکی کپڑے پہاڑے جاوین اور سر ننگا کیا جاوے اور وہ چلا چلا کی کہے ناپاک ناپاک
بہلا صاحب جو مبروص عیسائی قطب کی آس پاس ہو اسکو ننگا کیا جاوے تو وہ بیچارہ کیونکر جیگا اور
گونگا بھی ہو تو وہ ناپاک ناپاک کیونکر کہیگا۔ ورس ۵ ہ کاہن اوسی دیکھکر اوسکو کپڑے دہونیکا حکم
دیگا الخ ہر جگہ کاہن کہان ملسکتا ہے اور برف مین کپڑے کیونکر دہو سکتی ہین **دوسرا سوال**
کتاب قوانین کی باب ۱۲ ورس ۲ کا مضمون یہہ ہے کہ عورت لڑکی یا لڑکا جننی کی بعد سات دن تک ناپاک رہیگی
اور آٹہوین دن لڑکے کا ختنہ کیا جاویگا۔ اس حساب سی قطب کے گرد جوار کی عورت کی تمام عمر ناپاکی مین گذر
جاویگی کیونکہ وہان ایک ایک دن چہہ چہہ مہینے کا ہوتا ہے اور ختنہ بھی آٹہہ برس پر جا پڑیگا نہین معلوم کہ خدا
نے ان باتونکو سوچکر کیون حکم جاری نہ فرمایا۔ **تیسرا سوال**۔ کتاب خروج باب ۳ ورس ۸ میں ہے کہ اسرا
ئیلیون کو مصریونکی ہاتہہ سی نجات بخشونگا اور اوسی نکالکر اچھی زمین مین جہان شہد اور دودہ موج
مارتا ہو بہیجدونگا انتہی۔ میرے دوستو آجتک کسی زمین مین ایسا دودہ اور شہد زور مین آیا ہو
تو براہ مہربانی نشان دین ورنہ اسکی جہوٹ ہونیمین کیا شک ہے آجتک کسی مورخ نے بہی درج نہین

چوتھا سوال - کتاب یوشع کی باب ۱۰ ورس ۱۲ مین جہان حضرت یوشع نے سورج کو قیام
کا حکم دیا تہا وہان یہہ بھی لکھا ہی کہ چاند کو بہی کہا تہا کہ تو بہی ٹھہرا رہ - دیکھو سورج اور چاند کا ایک
وقت مین جمع ہونا بالکل علم ہیئت کی برخلاف ہی بلکہ چاند کا جسم بھی آفتاب کی سامنی دیکھا نہین جا سکتا

پانچوان سوال - انجیل متی کے باب ۱۷ مین ورس ۱۴ سی لیکر ۲۱ تک یہہ مضمون ہی کہ ایک شخص مسیح کے
شاگردونکی پاس اپنی بچہ دیوزدہ کو لایا وہ اسکو اچہا نہ کرسکی تب وہون نی مسیح سی پوچہا کہ ہم کیون نہ اچہا کرسکی
مسیح نے بعد ندمت اونکی فرمایا کہ الیکام بغیر نماز روزہ کی نہین ہو سکتی - اب خیال کرنا چاہئی کہ بعضی نا واقف عیسائی
مسلمانونکو نماز کی بابت اکثر کہا کرتی ہین کہ اس سی کیا فائدہ ہی حالانکہ صریح خلاف فرمودہ مسیح کی کہتی ہین اور حضرت
عیسیٰ نی فرمایا کہ کامل ایمان نماز روزہ سے ہی ہوتا ہی پس جو شخص نماز روزہ کو بیفائدہ کہتا ہی بیشک مسیح کا مخالف
ہے اب عیسائیونکو چاہئے کہ یا تو نماز روزہ شروع کردین یا اس آیت کو کاٹ دین اور مسلمانونپر
بیہودہ طعن نکرین -

چھٹا سوال - مکاشفات یوحنا کی باب ۱۲ ورس ۱ مین ہی - اور ایک بڑا نشان
آسمانپر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑہی ہوئے اور چاند اوسکی پاؤن تلی اور اوسکی سر پر بارہ ستارونکا
تاج ۲ - وہ عورت حاملہ تہی اور دردسی چلاتی اور جننی کو اینٹہی تھی - دیکھو اسمین اول تو آسمانپر وجود
عورت حاملہ بموجب علم ہیئت محالات سی ہی - دوم یہہ معلوم ہوا کہ یہہ حمل کس کا تہا جسنی آسمانپر جاکر
ایسی بہادری کی یا روح القدس کی عنایت ہوئی یا کسی مقرب فرشتہ کی تخمریزی کا نتیجہ تہا
سوم - سورج کوئی کپڑا نہین جسکو اوس عورت نی اوڑہا تہا - چہارم علم ہیئت سے ثابت ہی کہ سورج
زمین سی کئی سو درجہ زیادہ ہی - پہر اسکو کیونکر اوڑہا جا سکتا ہی - دین حق کی تحقیق اور ترجیحات
مین پادری صاحبان نی بہت زور شور سی ہندوؤنکی اصولونپر بہت سا کاغذ سیاہ کیا ہی مگر اسلام
مکان کو یا تو دیکہا نہوگا یا بنحوای حب الشی یعمی و یصم اچہا معلوم ہوا ہوگا - یہہ چند سوال اسواسطی
لکہی گئی ہین کہ وہ کرسچن جو معراج شریف و نماز روزہ کی توقیت پر اور دیکھنا سکندر کا سورج
کو دلدل مین ڈوبتی ہوئی حالانکہ قرآن شریف مین یہہ نہین لکہا ہی کہ وہان ڈوبتا ہی بلکہ اوسکی معنی
کا بیان ہے بہت بلوا سی کرکے اپنی دلکو خوش کر لیا کرتی ہین معلوم کرلین کہ ناحق ہم
غیرونپر کیون شبہات کرتی ہین حالانکہ انجیل توراۃ پر فی الحقیقت ایسی سوال آسکتی ہین - اب التماس یہہ
ہی کہ ان سوالون کی جواب تحقیقی نہین لکہی یا اقرار کرین کہ ہم صرف دہوکہ دہی کی اس مرض مین گرفتار تہی اور التماس
جواب تحقیقی کی اسواسطی کی گئی ہی کہ میر ہدیت منشی عبد اللہ آتہم صاحب ہداہ اللہ تعالیٰ صراط المستقیم جواب الزامی سی بہت گہبرا
کر دنیا اور پانی پتی جیسا جسکو دی بڑا اسکو سمجھتی ہین مجتہد لکہنو کیطرف لکہتی ہین کہ میری سوالونکا جواب تحقیقی ضرور

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب البحاث ضروری فی بارہ تردید چند مسایل مذہب نصاریٰ مطبوع ہوا جسکی فصل ثانی مین تردید مسئلہ کفارہ
کی ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے کی گئی اوسکی مطالعہ سے پادری صاحبان مجیب کے اصل اعتقاد مین شک واقع ہوا چنانچہ مصنف نے اوس رسالہ
کا نام جو جواب مین تصنیف کیا **شکوک کفارہ** رکہا راقم الحروف نے اخیر صیانۃ الانسان مین پادری صاحبو نکو خطاب کر کی لکہا تہا
کہ جو شخص جواب دینا چاہی لازم ہے کہ ابتدا سے انتہا تک جواب دے مگر عادت ہے کہ ادہر ادہر کی بات کر کے رہ جانا چنانچہ پادری صاحبانی حسب عادت مستمرہ محض فصل ثانی کے مقابل مین
کچھ سنہ جرا یا اعتراضات تو بحث ضروری نہین سو جو مین ان کی تکرار ضروری نہین **جواب الجواب** قابل تحریر ہے پادری صاحب مجیب کی عنوان پر
کفایت کی گئی **پہلا قولہ** اعمال خیر الخیر ہے الخ **اقول** جبکہ ارادہ ہی تہا کہ مسیح تمام خلقت کو بچا جاوے خصوص حواریون کو جنمین سے ایک یہودا
تہا جسکو مسیح سینہ پر لٹایا کرتے اور اوسکو وعدہ دیتی کہ تو قیامت کے دن تخت پر بیٹھ کر عدالت کریگا اگر ایسے شخص کی نیت نیک نہو تو بطریق کفارہ
کفارہ کیا فایدہ دیگا جسنی تین مرتبہ جہوٹی قسم کہا کر کہا تہا کہ مین مسیح کو نہین جانتا جیسا کہ انجیل متی سی واضح ہی پس اگر اوسکا ارادہ برا تہا تو وہ
بہی قبیل گناہان قابل کفارہ سے ہو سکتا ہی بلکہ بقول آپکی وہ زیادہ تر مستحق کفارہ تہا کیونکہ اوسکی طفیل سے ایسا بہاری کام وقوع مین آیا تمثیل مجیب غلط
ہے کیونکہ مجیب نے قانون ظاہری کو قانون آلہی سے تشبیہ دی ہی بعید از عقل ہی **دوسرا قولہ** یہہ بات تو سچ ہی لیکن ذرا غور الخ **اقول** پادری صاحب
نے اصل اعتراض کو تصدیق کیا مگر اب یہ عذر کرتے ہین کہ عیسائی گناہ کیون کرین پہلا یہہ ہی جو برا رکن مسیحی مذہب کا تہا مرتکب گناہ ہوا بالفعل
اعمال نامہ مسیحیونکا لکہنے کی چندان ضرورت نہین کیونکہ بقدر عیان ہی کہ جسقدر غیر مذہب کے لوگ گناہ کرتے ہین ویسا ہی عیسائی بہی کرتے ہین بلکہ
اندنون تو ایسا دارو مدار ہی جسمین ایک شخص عیسائی مذہب کے اسقاط حمل سے مرگئی تو پہر سی گناہ کا معاف ہونا کفارہ کی کیا ضرورت لکہتا ہے
بلکہ یہہ کلام خروج قابیل ۱ باب کے برخلاف ہے کیونکہ وہان لکہا ہی کہ بیٹا بعوض باپ کے ماخوذ نہین ہو سکتا اگر اس قاعدہ فرضی کو تسلیم کر لیا جاوے تو مسیح ع
بہی بسلسلہ مریم کے آدم سی تعلق رکہتے ہین بلکہ لوقا نی نسب نامہ مسیح کو نسل آدم سی شمار کیا ہی پس (معاذ اللہ) وہ بہی اس گناہ مین شامل ہوئے
گناہگار گنہگار کا کفارہ کیونکر ہو سکتا ہی انکا انکار کہ مسیح دوزخ مین رہا دلالت کرتا ہی کہ آپکو باوجود کے معنے یاد نہین جسکو پادری فنڈر صاحب
نے حل الاشکال مین تسلیم کیا **تیسرا قولہ** غضب آلہی بہی ایک حصہ گناہ کی سزا کا ہی **اقول** منشا اعتراض تہا کہ مسیح کا فریاد کرنا اوسکے
ناراض ہونے پر دلیل ہے اسکی جواب مین مجیب نے مسیح کو مغضوب علیہ و خدا کا ناراض کنندہ ٹہرایا اور جواب کیطرف متوجہ نہوئی پس جبکہ وہ مغضوب علیہ
ہوا تو اس صورت مین اوسکی کفارہ کے واسطے کوئی اور مسیح چاہیئے **چوتہا قولہ** بیشک مسیح نی ہتہیہ بہاری گناہ الخ **اقول** اسجگہ پادری صاحب نے
اصل اعتراض کو تو دل سے مان لیا لیکن مثل بچون کے خوش کرنیکی لیئے کہتے ہین کہ خدا کی طاقت سے کوئی چیز باہر نہین اگر پادری صاحب اس بات کو
مانتی ہین تو خدا اس بات پر بہی قادر ہے کہ بدون کفارہ کے سب کو نجات دی اصل اعتراض باقی رہا **پانچوان قولہ** عہد عتیق سی معلوم ہوتا ہی الخ
اقول ہرگز عہد عتیق مین کوئی ایسا درس نہین جس سے یہہ نکلتا ہو کہ انبیا سابقہ مسیح کے کفارہ پر ایمان رکہتے تہی اگر کسیکو دعوی ہو تو سیر پر درج
بیان کرے پادری فوسٹر و پادری مارشل و پادری کلارک و پادری فرنچ بہی اس امر کی مدعی ہوئے مگر بعد تحقیقات کی سوا سکے کہ ناچار ہی کچہ جواب

ندیا ابھی وہ مدت مین اگر آپکا چورس بلکہ کئی ہون تو ذکر ین **چھٹا** دنیا کی ابتدا سی آخر تک الخ **اقول** اگر علم الٰہی مین گناہ ان شخصون کے جو ابھی
پیدا نہوئی تھی معلوم تہی تو کفارہ بہی معلوم تہا صرف علمی کفارہ کافی تہا نہ وقوعی تمثیل مطابق حال کے نہین ہے کیا معنی کہ یہہ ایسا وقت صادق
آتی ہے کہ جب یہہ اعتقاد کرین کہ بندی خدا کے کسی اور خدا کی گناہ کرتے ہین تو خدا اس سبب سے اپنے بندونکی معافی مسیح کے بصرف کرنے ہو سکی کر لیتا ہی **ساتوان**
مسیح سب کے گناہ دہاوی الخ **اقول** پہلے مجیب صاحب مسیح کو مغضوب علیہ اور خدا کا ناراض کنندہ ٹہیرانا ثابت ہو چکا ہے **آٹھوان قولہ** مسیح انکی
عوض جو اوسپر الخ **اقول** تخصیص معافی اخروی کی کسی دلیل سے قایم کرنی چاہیی کیونکہ آخرت مین صرف دنیا کی گناہو نپر مواخذہ ہوگا جب
یہان معاف ہو چکا تو مسیح کیا معاف کریگی **نوان قولہ** عیسائی دین اور سب مذہبون پر الخ **اقول** اعتراض کا جواب ابھی تک نہین دیا الٹا عذر سینا
کیا شاید مجیب اصل مضمون اعتراض کو نہین ہو پنچا **دسوان قولہ** اگرچہ وقوع ہوا الخ **اقول** مسیح دنیا مین گناہ دہانے کر مصلوب ہوئی نہ صرف
علم الٰہی مین پس اب وہ غیر متناہیہ کلام ایک ہی مین دفعۃً واحدۃً جمع ہونا محال ہے **گیارہوان قولہ** مسیح کے تین عہد تہی الخ **اقول** جسکو لسنا کام تہا
جو پہلی نبیون سے باقی رہا اور مسیح نے اوسکو پورا کیا آپکی زعم مین جو کفارہ وہ آنی سے پہلی چاہئی تہا تا کہ نبیوی بسبب بے ادبی کے گنہگار رہو نہ بارہوان قولہ
ضرور مسیح معافی کے لئے الخ **اقول** منشا کفارہ تو پورا نہوا بلکہ یہہ کام تو اکثر نبیون سی ہوا کرتا تہا کہ بعض ہدایت پاتی اور بعض گمراہ رہتی مسیح کی جان
مفت ضایع ہوئی **تیرہوان قولہ** علامات جو وقوع مین آئین الخ **اقول** غضب اور رحمت کا جمع ہونا قبیل اجماع ضدین و محالات سی ہے
جسکو کوئی اہل عقل نہین مانتا **چودہوان قولہ** مسیحی ہرگز اس بات پر الخ **اقول** پادری صاحب شاید حزو و کل کے معنے نہین جانتے بلکہ لکھتی ہین کہ
اوسکی الوہیت مع عبودیت کامل نہین پس گویا وہ دونون امر مین ناقص ہوا اس سے خدا کا ناقص ہونا لازم آتا ہی کیونکہ بقول آپکے وہ مین خدا ہی لو لوس
صاحب تو نطیون کے پہلی خط پہلی باب ۲۵ درس مین خدا کو احمق اور کمزور لکھتی ہین آپ بہی اپنی کم نہ ہوئے کہ خدا کو ناقص ٹہیرا یا **پندرہوان قولہ**
یہہ بات سچ نہین الخ **اقول** یہہ امر آپ مان چکی ہین کہ مسیح نے حواریون کو فرمایا تہا کہ جسکو تم بخشو گی بخشا جائیگا اب اسکی معنی یہہ
اختراع کئی کہ جسکو تم حق بیان کروگے منصف خود سمجھ لین گے کہ ایسی معنی تراشنی سے اصل اعتراض کب جاتا ہی **سولہوان قولہ** یہہ انجیل
مین کہان لکھا ہی الخ **اقول** یہہ انجیل مین کہان لکھا ہی کہ اگر مسیح کفارہ نہوتے تو سب خلقت دوزخ مین جاتی بلکہ رحمت الٰہی نسبت غضب
کے سابق ہے اگر بعض آدمی بعوض کفارہ کے نجات پاتی تو کفارہ کس امر کا مفید ہے نجات حواریونکی تو صرف ایمان سے ہو سکتی تہی لوقا کے
۷ باب مین لکہا ہی کہ ایک فاحشہ عورت نے مسیح کے پانو کو اپنی سر کے بالون سے صاف کیا تہا جسکے بدلے وہ پاک ہو گئی اوسوقت ابھی مسیح
کفارہ نہوئے تہے **ستر ہوان قولہ** مسیح خود صلیب سے نہین الخ **اقول** اس جواب سے یہہ مستفاد ہوتا ہی کہ مسیح جبراً صلیب پر کہینچے گئے
نہ ارادہ سے یہی مدعا تہا سے عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است **اٹھارہوان قولہ** لعنت کی معنی غضب خدا کا ہی الخ **اقول** اگر ہم آپکی نسبت
ایسا کلمہ کہین تو یقین ہے کہ آپ عدالت مین نالش دایر کردین جیسا کہ ایک پادری صاحب نی ہوشیارپور مین میرزا فتح محمد بیگ پر نالش
کی تہی اور ویسا ہی فتحگڈہ مین استغاثہ ہوا تہا مسیح ایسا بیچارہ ہے جسکے لعنت کہنی کو جرم نہین ٹہیرایا جاتا **انیسوان قولہ** مسیح
ابھی نہین کہا الخ **اقول** پیالہ سے مراد صلیب تہا یا کچھہ اور اگر اول ہے تو مدعا ثابت ہی ورنہ صورت شق ثانی اگرچہ ممکن نہین
کچھہ اور ہو لیکن پادری صاحب سے کچھ بعید نہین کہ وہ توحید و تثلیث ایک مانتی ہین مگر تاہم انجیل سے اوسکا دفعیہ کیا جائیگا
جتب

[Left margin, written sideways:] ... ۱۸۹۴ ... [illegible]

بخشش دینے کے معنی جو ظاہر کرنے کے کہی گئے ہین **بیسوان** مسیح من حیث الجسم مصلوب ہوا الخ **اقول** بشریت کی تو
پادری صاحب خود قایل ہین موجب کلمہ آپکے جو بشر ہے وہ گناہگار ہے پس مسیح گناہگار رہے گنہگار کا منجی چاہیئے باقی رہا
یہہ کہ مسیح آدمی کے تخم سے نہین مگر ماں اوسکی تو آدمی کے تخم سے تہی درخت مین زمین کا اثر ہوا کرتا ہے شاید یہی سبب ہے کہ مسیح
نے مریم کو جب وہ ملاقات کرنے آئی تہی ملاقات نکرنے دی جیسا کہ انجیل متی کے باب ۱۲ مین شرح کا لکہا ہے ہم تو مریم کی
عفت و عصمت کے قائل ہین مگر چونکہ آپنے آدم کی اولاد کو گنہگار قرار دیا پس اس صورت مین مریم بہی گنہگارونمین شمار ہوئی
اوسکی خون ناپاک سی مدت حمل تک جسم بشریت مسیح نے پرورش پائی وہ کیونکر پاک ہو سکتا ہے اگر وہ پاک ہوتا تو یحیی
پیغمبر اوسے کیون غوطہ دیتا حالانکہ یحیی گنہگارونکو غوطہ دیا کرتا تہا جیسا کہ باب ۳ انجیل متی مین موجود ہے پس اعتراضات
نسبت کفارہ کی قایم ہے خود آپ کو بہی شک کفارہ مین واقع ہوا جیسا کہ رسالہ کے نام سے صاف پایا جاتا ہے اب
پادری صاحب چاہتی ہین کہ کفارہ کو تورات سے ثابت کرین جیسا کہ کتاب یسعیا کی باب ۵۳ آیت ۴ سے ۲ تک نقل کرتے
ہین لیکن اوسی ہمارے اعتراض کیے الخ **اقول** تردید اسکی کتاب صیانۃ الانسان مین لکہی گئی یہان بطور اجمال
لکہا جاتا **اقول** یہہ خبر مسیح مصلوب پر صادق نہین آتی اسلئی کہ ورس آٹہہ اس باب کا ہی اوسکا کون ذکر کریگا وہ
زندون کی زمین سے کاٹا گیا مسیح مصلوب کا کر ڈرہا عیسائی گرجون اور بازارونمین ذکر کرتے ہین پس وہ اسجگہ مراد نہین
ہو سکتا ورنہ کلام الٰہی مین کذب آئیگا ہمارے نزدیک خدا کذب سے پاک ہے آیہ قرآنی مین ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ
قِیْلًا ایضا اسی باب مین ہے کہ وہ مُنہ نہ کہولیگا اور مسیح کے مونہہ کہولنے کے آپ بہی قایل ہین کہ بسبب سخت
گناہ کی ایلی ایلی پکارا تہا پولس کے حوالہ سے کفارہ کو ثابت کرنا اوسوقت مفید ہوگا جب آپ اوسکو اچہا دیندار
بنا دینگی وہ تو قرنتھس کے خط اول کے باب نو ورس ۲۱ مین اپنی صفت بیان کرتا ہے کہ مین شریعت والون مین
متشرع بن جاتا ہون اور بیشرعون مین بے شرع اور یہودیون مین یہودی اور مجوسیون مین مجوسی وغیر ذلک تا کہ اونکو اپنے
قابو مین لاؤن ایسا آدمی ثقہ نہین ہو سکتا جسکا کلام معتبر ہو فقط تمام ہوا جواب رسالہ شکوک کفارہ ۱۸۷۵ء

تمت

العبد
مولوی حافظ ولی اللہ مدرس مدرسہ مسجد شاہی لاہور